Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

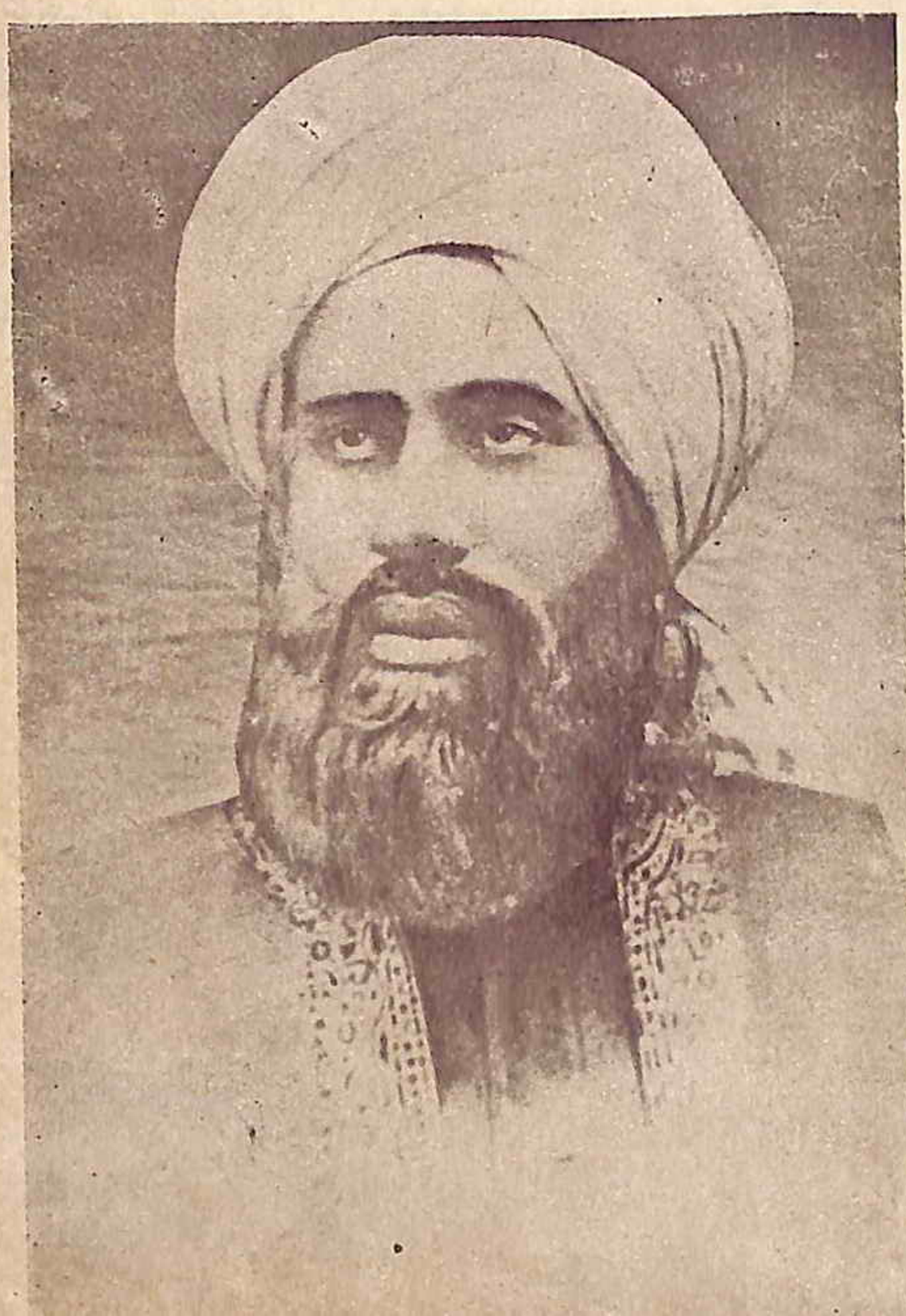

الحاج حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ، بچوں کیلئے آپ کی ایک نصیحت صفحہ ۷ پر دیکھیں -

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

جلد نمبر ۱۲	شہادت ۱۳۵۰ ہجری شمسی	اپریل ۱۹۷۱ عیسوی	شمارہ ۴

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

منیر الدین شمس • ظفر احمد سرور • مظفر احمد منصور

کتابت :- حمید الدین	فون نمبر ۴۸۰	سالانہ چندہ :- پانچ روپے
رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۱۲۸		فی پرچہ :- پچاس پیسے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ❖ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

اپریل ۱۹۹۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

پیارے احمدی نونہالو!

السلام علیکم

تشحیذ کا یہ شمارہ جب آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا تو اس وقت تک تشحیذی بچے اپنے امتحانات میں کامیاب ہو کر اگلی جماعتوں میں ہوں گے سب سے پہلے تو ہم کامیاب ہونے والے بچوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی بہت بہت مبارک کرے اور دین و دنیا میں مزید کامیابیاں عطا کرے۔

اِسی شمارہ میں آپ کی نظر سے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ کا یہ اعلان بھی گزرے گا کہ اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات مئی کے آخر میں ہوں گے۔ اب آپ سب بچوں کا فرض ہے کہ سکول کے امتحانات سے فارغ ہوتے ہی ان امتحانات کی تیاری شروع کر دیں۔ اِس امتحان کے لئے "کامیابی کی راہیں" کتاب نصاب میں شامل ہے۔ اگر کسی بچے کے پاس یہ کتاب نہ ہو تو مہتمم صاحب اطفال کو لکھ کر قیمتاً یہ کتاب منگوا لیں۔

پس آپ میں سے ہر بچے کو اِن امتحانات میں سے کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

بھائی جان

ترتیب

• خدا کا ڈر	۳
• دشمنِ قوم سے بچاؤ کی دعا	۴
• عنوان لگائیے!	۵
• سب سے بڑا سہارا	۶
• بُری عادتیں چھوڑنے کا زمانہ	۷
• میرے بچپن کا ایک ایمان افروز واقعہ	۹
• احمدی والدین کا خط اپنے بچوں کے نام	۱۱
• ماں باپ کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے۔	۱۲
• فول اور اپریل فول	۱۴
• جب ہم ایڈیٹر بنے	۱۹
• ایک کروڑ روپیہ	۲۲
• مَیں نے ہاتھ دیکھے	۲۴
• دانائی	۲۵
• دو بہنیں	۲۶
• تین خواہشیں	۲۸
• آدھی قیمت	۳۳
• موٹر کار	۴۱
• اطفال الاحمدیہ کی خبریں	۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کا ڈر

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

یعنی اے مسلمانو تم کفار سے نہ ڈرو اور مجھ سے ہی ڈرو۔

انسان اسی سے ڈرتا ہے جس سے اس کو کوئی نقصان پہنچنے کا خیال ہو۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر دُنیا کی کوئی طاقت ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی پھر اللہ کے سوا ہم دوسروں سے کیوں ڈریں؟

اِس آیت میں دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے:۔

(۱) پہلا حکم تو یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اَور سے نہ ڈریں یعنی خدا کے حکموں پر چلنے میں ہمیں کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے۔ ایک سچّے مسلمان کی شان یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا ہر ایک کا ڈر دل سے نکال دے۔ اور پوری ہمّت اور طاقت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلے۔

(۲) دوسرا حکم اِس آیت میں یہ دیا گیا ہے کہ ہم اللہ سے ڈریں یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام سے مُنہ نہ موڑیں۔ اس نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں ان کو پورا کریں اور جن باتوں سے روکا ہے ان سے رُک جائیں۔ ہم گھر میں ہوں یا گھر سے باہر۔ اکیلے ہوں یا سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر جگہ دیکھ رہا ہے اور ہماری ہر بات کو سُن رہا ہے اِسلئے ایک سچّے فرمانبردار بندہ کی طرح ہم کو اس کے ہر حکم کو بجا لانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

(ھ۔ ش۔ ق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشمن قوم سے بچاؤ کی دعا

پیارے بچّو!

آجکل ہمارا مُلک ایک بہت ہی خطرناک دَور سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کے دشمن کی تو یہی خواہش ہے کہ یہ مُلک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے لیکن ہمیں یقین ہے کہ پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور دُنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔ اِس موقع پر ہمیں بہت کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرے اور ہمارا ملک ترقی کی منزلوں کی طرف بڑھتا ہی چلا جائے۔ بچّو! اِس موقع پر یہ دعا کثرت سے کیا کریں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

یعنی اے اللہ ہم تجھے ہی دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تجھ سے ہی پناہ مانگتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عنوان لکھئے

گزشتہ شمارہ میں جو اقتباس دیا گیا تھا بہت سے بچّوں نے اس کا عنوان تجویز کیا ہے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اکثر بچّوں نے عمدہ اور مناسب عنوان تجویز کئے۔ اِس اقتباس کا سب سے اچھا عنوان "[illegible] تصویر بناؤ" ہے۔

اِس شمارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "نورالقرآن" سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ بچّے اس کے لئے عنوان تجویز کرکے بھجوائیں۔ بہترین عنوان آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

"قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صُحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ۔ اور خدا سے ڈرو اور سچّوں کے ساتھ رہو۔ اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تُو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو ٹھٹھے کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ اب بتلاؤ یہ تعلیمیں انجیل میں کہاں ہیں۔ اگر ایسی تعلیمیں ہوتیں تو عیسائیوں میں اپریل فول کی گندی رسمیں اب تک کیوں جاری رہتیں۔ دیکھو اپریل فول کیسی بُری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ عیسائی تہذیب اور انجیلی تعلیم ہے"۔

(نورالقرآن ص ۳۳)

⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بڑا سہارا

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا
ترے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا

ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا
مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا

کہ تیرا نام ہے غفّار و ہادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تجھے دُنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا

تو پھر ہے کس قدر اُس کو سہارا
کہ جس کا تُو ہی ہے سب سے پیارا

ہُوا میں تیرے فضلوں کا مُنادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(مُدّثّر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُری عادتیں چھوڑنے کا زمانہ

حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بے نظیر انسان اور سیدنا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ اور سب سے پہلے آپ کی بیعت کرنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت جماعتِ احمدیہ کے مخالف یہ سمجھتے تھے کہ اب یہ جماعت بالکل مٹ جائے گی کیونکہ اس کے قائم رکھنے والے فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن ان نادانوں کو کیا معلوم تھا کہ اس جماعت کو خود خدا تعالیٰ نے قائم کیا ہے اور وہی اسکی حفاظت کا سامان کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس سلسلہ کے قیام اور اس کی حفاظت کے لئے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین بنا دیا۔ آپؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں جماعت کی بہت تربیت فرمائی قرآن کا پڑھنا پڑھانا آپؓ کی غذا تھی آپ کو جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کی تربیت کا بہت خیال تھا۔ آپ کی مجلس میں ہر وقت وعظ و نصیحت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

آپؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ۲۳ جنوری ۱۹۰۹ء کو نماز مغرب کے بعد قادیان کی مسجد مبارک میں مدرسہ احمدیہ کے چھوٹے بچوں کو بعض نصیحتیں فرمائیں وہ نصیحتیں بہت ہی قیمتی اور آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اُن میں سے دو نصیحتیں ہم یہاں درج کرتے ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ انہیں بہت توجہ اور غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں یہ بہت ہی کام کی باتیں ہیں۔ اگر بچے ان نصیحتوں پر عمل کریں گے تو انکی زندگیاں بدل جائیں گی۔ خدا تعالیٰ اُن سے پیار کرنے لگے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے بچّوں کو نہایت محبت بھرے انداز میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"تم جانتے ہو برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تو بچّے اکھیڑ کر اُن کی پیپیاں بناتے ہیں۔ لیکن اگر اس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گزر جاویں تو باوجودیکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گزرنے پر جوان اور مضبوط ہو جاوے گا لیکن پھر اس کا اکھیڑنا دشوار ہوگا پس معلوم ہُوا کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اُس وقت تک اکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہونے کے بعد دشوار۔

عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بُری عادات کا اب اُکھیڑنا آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد انہیں اکھیڑنا یعنی ان کا ترک کرنا ناممکن ہو گا۔ بعض بچّوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اگر شروع سے ہی اس کو دُور نہ کرو گے تو پھر اس کا دُور کرنا مشکل ہو گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے پھر عالم فاضل ہو کر بھی اُن سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے۔"

"دوسری نصیحت میں تم کو یہ کرتا ہوں کہ آج اگر تم نماز نہ پڑھو گے تو بڑے ہو کر تو بالکل ہی تم کو نماز کی عادت نہ رہے گی۔"

(اخبار بدر ۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء)

بچّوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان ہر دو نصیحتوں کو پلّے باندھ لیں اور ان پر دل و جان سے عمل کریں سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ کوئی بُری عادت اپنے اندر پیدا ہی نہ ہونے دیں۔ لیکن خدانخواستہ اگر کسی بچّے میں کوئی بُری عادت مثلاً جھوٹ، غیبت، چوری، چغل خوری وغیرہ پائی جاتی ہو تو وہ فوراً اُسے چھوڑ دے۔ بُری عادتیں چھوڑنے کا یہی زمانہ ہے ورنہ — پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔ (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے بچپن کا ایک ایمان افروز واقعہ

پیارے بچو! ذیل میں ہم محترم ماسٹر عطا محمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کے بچپن کا ایک دلچسپ واقعہ دے رہے ہیں۔ ماسٹر صاحب موصوف سالہاسال سے جامعہ احمدیہ میں پڑھا رہے ہیں۔ ان سے بہت سے غیرملکی طلباء نے اُردو زبان پڑھی۔ آپ کو غیرملکیوں کو اُردو پڑھانے کا بہت وسیع تجربہ ہے۔ (ادارہ)

میری عمر کوئی تین سال کی ہو گی کہ میرے والد بزرگوار اِس دارِفانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مشفق باپ کا سایہ سر پر سے اُٹھ جانے کے بعد محترم چچا جان حضرت مولوی وزیرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنی کفالت میں لے لیا۔ اور اپنے گھر میں میری تعلیم و تربیت شروع فرمائی ایک دفعہ میرے عمزاد بھائی حضرت بابو محمد عزیزالدین صاحب نے دو تین آنے کا ایک چاقو مجھے لے دیا۔ مَیں اسے ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا تھا۔ چونکہ مَیں بچپن سے ہی نماز پڑھنے کا عادی تھا۔ ایک دن مغرب کی نماز کے لئے مَیں اپنے محلہ کی مسجد میں گیا۔ نماز پڑھتے ہوئے جب مَیں سجدہ میں گیا تو میری جیب سے وہ چاقو نیچے گر گیا چونکہ مَیں دروازے کے قریب ہی نماز پڑھ رہا تھا اور دروازے میں چند ایک چھوٹے چھوٹے بچے بیٹھے ہوئے تھے جو نمازیوں سے دَم کرانے کے لئے آجایا کرتے تھے۔ اُن بچوں میں سے ایک نے میرا چاقو اُٹھا لیا اور گھر کو چلتا بنا۔ جب مجھے چاقو کے گر جانے کا علم ہوُا اور مسجد میں اِدھر اُدھر تلاش کرنے پر نہ ملا تو مجھے سخت قلق ہوُا۔ مَیں نے فرضوں کے بعد کی دو سُنتیں پڑھنی شروع کیں اور نہایت گریہ وزاری سے بارگاہِ ایزدی میں چاقو کی بازیابی کے لئے دعا کی۔ نماز میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے جلد ہی قبولیتِ دعا کی حالت میسّر آ گئی۔ رات کو خواب میں میری زبان پر "الحمد للہ ربّ العٰلمین" کے الفاظ جاری ہوئے۔ مَیں نے یہ خواب اپنے محترم چچا جان کو سُنائی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری کوئی دعا قبول ہو گئی ہے۔ چنانچہ اُسی دن شام کے وقت ایک عورت وہ چاقو لے کر ہمارے گھر آئی اور مجھے دے گئی۔ فالحمد للہ ربّ العٰلمین۔

بچّو آپ نے دیکھا کہ ہمارا خدا کیسا مہربان ہے۔ خشوع خضوع سے کی ہوئی دعاؤں کو کتنی جلدی قبول فرماتا ہے۔ آپ بھی نمازوں میں خشوع خضوع کی عادت ڈالیں اور دعا کے وقت اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قادر سمجھتے ہوئے بڑے انہماک سے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بقیہ صفحہ ۸) اور نماز باجماعت ادا کرنے کی ابھی سے عادت ڈالیں کیونکہ جو عادت اس زمانہ میں پڑتی ہے وہ آخر عمر تک قائم رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب بچّوں کو بُری عادتوں سے بچائے اور اگر کسی بچّے میں کوئی بُری عادت پائی جاتی ہو تو اُسے چھوڑنے کی توفیق بخشے تا وہ بڑا ہو کر اسلام کا سچّا اور بہادر سپاہی بن سکے۔ آمین۔

قرآن پاک کا احترام

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک بزرگ نے خواب میں سلطان محمود غزنوی کو اس کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا، انہوں نے پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا۔ اسکے جواب میں سلطان محمود کہنے لگے کہ ایک رات مَیں کسی قصبہ میں مہمان تھا، جس مکان میں مجھے ٹھہرایا گیا تھا وہاں ایک کھڑکی میں قرآن کریم کا ایک ورق رکھا تھا مَیں نے خیال کیا کہ یہاں قرآن کریم کا ورق ہے اِس لئے اِس جگہ سونا مناسب نہیں۔ پھر دل میں یہ خیال آیا کہ اِس ورق کو کسی اَور جگہ رکھوا دیا جائے اور خود یہیں آرام کروں۔ لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ یہ بڑی بے ادبی ہو گی کہ مَیں اپنے آرام کی خاطر قرآن کریم کے ورق کو کسی اَور جگہ رکھوا دوں۔ مَیں نے اس ورقِ قرآنی کو اسی جگہ رہنے دیا کسی اَور جگہ منتقل نہیں کیا اور خود تمام رات جاگتا رہا۔ مَیں نے قرآن کریم کے ساتھ جو اَدب کیا اسی کے بدلہ میں حق تعالیٰ نے مجھ کو بخش دیا۔

عزیز بچّو! ہمیشہ قرآن کریم کا ادب کرو اور اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارو۔

(مرسلہ ۔ ق ۔ ے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی والدین کا خط اپنے بچوں کے نام

(مرتّبہ :- نیک محمّد - ربوہ)

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے کمال محبت اور شفقت کا سلوک کرتے ہوئے تمہیں ہماری گود میں ڈالا۔ ہم ہر آن مقدور بھر یہی کوشش کرتے رہے کہ اس امانت کو جو ہمارے سپرد کی گئی ہے بہتر اور اعلیٰ حالت میں رکھیں۔ ہم نے اپنے نفس کو دبا کر تمہاری ہر خواہش کو پورا کیا۔

ہمارے ننھّے نونہالو! تمہارا مستقبل تمہیں پکار پکار کر ہشیار کر رہا ہے کہ اے احمدیت کے نونہالو! اپنے آپ کو دُنیا کے دوسرے بچّوں کی طرح نہ سمجھو۔ اپنے مقام پر نظر ڈالو اور تمام قسم کی ذمّہ داریاں سنبھالنے کے لئے ابھی سے تیار ہو جاؤ۔ تمہیں دُنیا کا معلّم بنایا جانے والا ہے۔ تمہارے پاکیزہ اور ننھّے مُنّے ہاتھوں سے ہی احمدیت کی مضبوط بنیادوں والی عمارت کو تکمیل تک پہنچنا ہے۔ وقت پکار پکار کر تمہیں تمہارا فرض یاد دلا رہا ہے اِس لئے اے احمد علیہ السلام کے باغ کی بُلبلو! اُٹھو اور کمرِ ہمّت باندھ لو۔ اپنے آپ کو آئندہ کی تمام قسم کی ذمّہ داریوں کو سنبھالنے کیلئے تیار کر لو اور ہر دم خدا تعالیٰ سے یہ دعائیں کرتے رہو کہ

"اے خدا تُو ہم پر اپنا فضل نازل فرما۔ ہمیں اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں احسن طریق کے ساتھ نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ ہمارے ماں باپ پر بھی رحم فرما اور ہر آن ہماری مدد اور نصرت فرما"

اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیلئے فنا ہو جانے والوں کی اولادو اُٹھو اور دُنیا کو بتا دو کہ وہ قادر و توانا خدا جس نے اس ساری کائنات کو پیدا کیا

(باقی صـ۱۳ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ کی نصیحت پر عمل کرنا چاہئے

جاوید احمد راشد۔ راولپنڈی

سعید نہایت شریف اور با اخلاق بچہ تھا۔ محلّے کے سب بزرگ اس سے خوش تھے۔ مگر یہ بات چند شریر بچّوں کو ناپسند تھی۔ محلّے کے بزرگ ان کی بُری عادتوں مثلاً سگریٹ نوشی راہ چلتوں پر آوازے کسنا کی وجہ سے ان سے نفرت کرتے تھے۔ ان شریر بچّوں نے سعید کے ساتھ دوستی بڑھانی شروع کر دی۔ دوستی بڑھتی رہی اور آخرکار سعید اپنی تمام شریفانہ عادتیں بھول بیٹھا۔ سعید کے دوستوں میں تقریباً تمام لڑکے متوسط طبقے سے متعلق تھے جو کسی نہ کسی بہانے والدین سے پیسے بٹور لیتے۔ سکول کے لئے گھر سے جاتے مگر سکول کی بجائے سینما دیکھتے اور سگریٹ پیتے۔ غرضیکہ فیسوں کی رقم خوب اُڑاتے۔ ایک دن سعید نے گھر سے کچھ رقم اُڑا لی۔ سعید کے والدین کو پتہ چل گیا۔ سعید گھر آیا تو اس کے والد نے خوب پیٹا اور آئندہ کے لئے بُری عادتیں چھوڑ دینے کی تلقین کی لیکن سعید باز نہ آیا اور برابر ایسی حرکتیں کرتا رہا مگر والدین کیا کرتے سعید اِس راہ پر اتنی دُور نکل چکا تھا کہ شرافت کی حدود اِس سے کوسوں دُور تھیں۔

> "بُرے کی محبت
> میں اچھے بھی بُرے
> ہو جاتے ہیں"

دن گزرتے گئے مگر سعید باز نہ آیا۔ لیکن انہی دوستوں نے سعید کو دھوکا دیا۔ ایک دن سب مچلے سینما دیکھنے گئے تو وہاں اسلم ناصر سے لڑ پڑا۔ ناصر کے دوستوں نے خصوصاً سعید نے اسلم کو خوب مارا۔ جب اسلم کے دوستوں کو پتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چلا تو اُنہوں نے اِن سب کو گھیر لیا اور خوب پٹائی کی۔ سعید کے تمام دوست بھاگ گئے مگر سعید بے چارہ پھنس گیا۔ اسلم کے ساتھیوں نے سعید کو اتنا پیٹا کہ سعید کا خاصا خون بہہ گیا اور فوری طبّی امداد کے لئے ہسپتال لے جانا پڑا۔ خون بہہ جانے کے سبب سعید کو خون کی ضرورت تھی جو اِس کے بڑے بھائی نے دیا مگر کوئی دوست خبرگیری کے لئے ہسپتال نہ آیا۔ آخر کچھ دنوں کے علاج سے سعید رُوبہ صحت ہو گیا۔ اب سعید کی آنکھیں کُھل چکی تھیں۔ سعید کے کانوں میں والد کی نصیحت گونجنے لگی اور اسے وہی پٹائی یاد آ گئی۔ وہ سوچنے لگا کاش! میں والد صاحب کی نصیحت پر عمل کرتا اور بُری عادتیں ترک کر دیتا جس کے باعث والدین اور محلّے کے بزرگ ناراض تھے۔ والدین بلاوجہ اولاد کو کِسی بات سے نہیں روکتے۔ ان کی کِسی بات سے منع کرنے سے اولاد کی بھلائی مقصود ہوتی ہے اور پھر اسے سہیل کا خیال آیا جو اس کا بچپن کا دوست تھا اور کبھی شریر بچّوں سے نہیں کھیلتا تھا۔ وہ پانچ وقت نماز پڑھتا تھا اور ہر روز صبح تلاوت کیا کرتا تھا اور بزرگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا تھا اِس لئے سارے محلے کے بزرگ اور خود رشتہ دار بہت خوش تھے۔

اُس دن کے بعد سعید نے اُن دوستوں کو چھوڑ دیا اور سہیل کو پھر دوست بنا لیا جس نے صرف انہی عادتوں کی بناء پر قطع کلامی کی تھی۔

احمدی والدین کا خط

(بقیہ صفحہ ۱۱)

ہے آج بھی ہمارے ساتھ ہے اور احمدیت کا ساری دُنیا پر غالب آنے کا وقت آن پہنچا ہے۔

اے خدائے واحد و یگانہ کے پرستارو! اُٹھو اور اپنا سب کچھ تَن مَن دَھن اپنے پیدا کرنے والے کے قدموں میں لا ڈالو۔ اُٹھو اور دُنیا کے تمام پتّھر دِلوں کو موم کی طرح نرم کر کے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں میں ڈال دو۔

خدا ہر دم تمہارے ساتھ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی سے ترجمہ

فول اور اپریل فول

(شمس الحق طیب ربوہ)

بٹ ہر سال یکم اپریل کو اپنے ساتھیوں۔ دوستوں اور مہمانوں کو دھوکہ دے کر بیوقوف بنانے اور انہیں اپریل فول پارٹیوں پر مدعو کر کے دعوت پر آنے والے مہمانوں کا مذاق اُڑانے کا دلدادہ تھا۔

ابھی گزشتہ سال کا ذکر ہے کہ جب اس کے دو ہمجولی جونؔ اور چبؔ اپنی اپنی سائیکلوں پر سوار ہو کر اسکے محلہ سے گزر رہے تھے تو اچانک انہوں نے اپنے آگے بٹؔ کو سائیکل پر چلتے دیکھ لیا۔ دونوں دوست فوراً چوکنے ہو گئے اور نیچے اُتر کر خفیہ طور پر یہ معلوم کرنے لگے کہ بٹؔ سہ پہر کو دی جانے والی دعوت میں اپریل فول بننے اور بنانے کے سلسلے میں کس قسم کی تیاریاں کر رہا ہے تاکہ وقت آنے پر اُلٹا اُسے ہی بیوقوف بنا سکیں اور اس کی سکیم تمام ہو جائے۔

ابھی وہ آپس میں مشورہ کر ہی رہے تھے کہ بٹؔ نے انہیں دیکھ لیا اِس طرح ان تینوں کی راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ ملاقات کے درمیان جونؔ نے بٹ سے پوچھا:۔

"دوست کیا آج کی دعوت کے متعلق تُو نے تمام انتظامات کر لئے ہیں؟"

بٹؔ نے ٹالنے کے انداز میں جواب دیا:۔

"ہاں بھئی کسی قدر بندوبست ہو ہی گیا ہے لیکن ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ اِس دفعہ ہمارا اپریل فول بنانے کا پروگرام نہایت دلچسپ اور کامیاب رہے گا۔"

چبؔ نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا۔ "اچھا! کیا گزشتہ سال کے خزانے والے مہم سے بھی اچھا؟"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بفؔ نے فخریہ لہجہ میں جواب دیا "بیشک اس پروگرام سے یہ بدرجہا بہتر ہوگا۔ آج کے مذاق کی یاد آپ لوگ سال ہا سال تک نہیں بھولنے پائیں گے۔"

اِس پر چبؔ کا اشتیاق بڑھ گیا اور اس نے دوستانہ لہجے میں دریافت کیا "بہت خوب لیکن یار کچھ ہمیں بھی بتاؤ گے یا صرف پہیلیاں ہی بجھاتے رہو گے۔"

بفؔ نے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے انہیں رُوکھا سا جواب دیا۔ دوستو مَیں قبل از وقت کچھ نہیں بتاؤں گا۔ ابھی مجھے بہت سے کام مکمل کرنے ہیں اور وقت کم ہے۔ اچھا خدا حافظ۔ پھر ملیں گے۔"

اپنی گفتگو ختم کر کے وہ اُچھل کر اپنی سائیکل پر سوار ہو کر تیزی سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا اور جلد ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ دونوں سخت حیران تھے کہ آخر بفؔ نے کونسی نرالی سکیم سوچ رکھی ہے۔

جونؔ نے اپنی عینک کے شیشوں کو ناک کے بالائی حصّے پر چڑھا کر بُوجھ بجھکڑ بن کر کہا "آؤ وہ ست ہم اس کا پیچھا کرتے ہیں اور چھُپ کر معلوم کریں گے کہ وہ کیا ارادہ رکھتا ہے۔"

چنانچہ جونؔ اور چبؔ نے اپنی اپنی سائیکلیں بفؔ کے مکان سے تھوڑے فاصلے پر جھاڑیوں کی اوٹ میں کھڑی کر دی۔ اور خود پاس ہی کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد بفؔ اپنے گیراج سے باہر نکلتا ہُوا دکھائی دیا۔ اس نے کندھوں پر لوہے کا ایک بیلچہ اُٹھا رکھا تھا۔ اپنے دوسرے بازو پر چھوٹی سی ایک بالٹی لٹکا رکھی تھی۔ وہ سبک رفتاری سے قدم اُٹھاتا ہُوا اپنے باغیچہ کی پچھلی جانب پہنچا۔ جونؔ اور چبؔ بھی چھپتے چھپاتے اس کے پیچھے چل دیئے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ بفؔ نے بالٹی کو کیاری کے ایک کونہ میں رکھ دیا اور بیلچہ کی مدد سے مٹی کھود ڈالی۔ پھر نیچے جُھک کر اپنے ہاتھوں میں پکڑے اپنی انگلیوں کے راستے چھاننے لگا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ مٹی سے کچھ تلاش کر رہا ہو۔

اس پر جونؔ نے سرگوشی کے انداز میں چبؔ سے کہا "اِدھر دیکھو چبؔ! بفؔ جو چیز ڈھونڈ رہا تھا وہ اسے مٹی میں سے مل گئی ہے۔ اب وہ اسے بالٹی میں ڈال رہا ہے۔"

چبؔ نے جونؔ کا بازو اپنے دائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ کی گرفت میں لیتے ہوئے کہا۔ "ہاں ٹھیک ہے، وہ کینچوے اپنی بالٹی میں ڈال رہا ہے۔ وہ انہی کی تلاش میں اِدھر آیا تھا۔"

پھر دونوں دوست بف کی حرکات و سکنات کا بغور مطالعہ کرتے رہے۔ انہوں نے اندازہ لگایا کہ تقریباً دو درجن کینچوے جمع کرکے بف نے اپنی بالٹی میں ڈالے ہیں۔ بعد میں اس نے ان پر گیلی مٹی ڈال دی اور اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ اس پر جون نے کہا "آؤ چب اب ہم اپنی سائیکلوں کے پاس چلتے ہیں۔ اب یہ بات تو معلوم ہو گئی ہے کہ آج کی پارٹی میں بف ہمیں کینچوے کھلائے گا۔ یعنی جونہی ہم میز پر سجی ہوئی تشتریوں پر سے خوان پوش اُٹھائیں گے تو ان میں مزے دار کھانوں کی بجائے کینچوے اور کیڑے مکوڑے ملیں گے۔ سمجھے بف کی چالاکی!"

ابھی وہ اِس پر اظہارِ خیال کر ہی رہے تھے کہ چب نے بف کو اپنے گھر سے نکلتے دیکھ لیا۔ اس پر چب نے کہا "ٹھہرو! وہ دیکھو بف دوبارہ اپنے گھر سے نکل آیا ہے۔ آؤ پھر ہم اس کا پیچھا کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اب یہ کیا کیا گل کھلاتا ہے۔"

اتنے میں بف گیراج میں سے گزرتا ہوا اپنی سائیکل پر سوار ہو گیا۔ جون اور چب بھی اس کے پیچھے پیچھے سائیکلوں پر سوار ہو کر چلنے لگے مگر وہ اس سے کافی فاصلے پر تھے تا کہ بف انہیں دیکھنے نہ پائے۔ پھر وہ ایک جنرل مرچنٹ کی دکان میں داخل ہو گیا۔ اس کے دونوں دوست باہر کھڑے کھڑکی سے اسے بغور دیکھتے رہے۔ انہوں نے دیکھا کہ دکان دار نے اسے لمبی ڈوری کا ایک گولہ سا دیا ہے۔ اس پر جون نے اپنے دانت نکالتے ہوئے چب کے کان میں کہا:۔ "سمجھے یار یہ دھاگہ کس لئے خریدا جا رہا ہے؟ اسکے ساتھ بف کوئی ایسی چیز باندھے گا کہ جونہی ہم گھر میں داخل ہوں وہ چیز ہمارے اُوپر آن گرے۔ یعنی اس کی مدد سے وہ ایک پھندا تیار کرے گا۔"

چب نے قدرے ترمیم کرتے ہوئے کہا "یا شاید اِس ڈوری کے ساتھ دو تین کرسیوں کے بازو باندھ دے گا اور ہم اپنے دھیان میں لاپراہی سے بیٹھتے وقت ٹھوکر کھا کر گر پڑیں گے۔ لیکن! اب تو ہم خوب چوکنّا ہو کر کرسی پر بیٹھیں گے۔"

دوسرے ساتھی نے کہا "ہاں تمہارا خیال درست ہے اور شاید وہ ڈوریوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ بھری ہوئی پانی کی بالٹیاں اِس طرح باندھ دے گا کہ جونہی ہم مکان کے اندر داخل ہوں پانی فوراً ہمارے اُوپر آن گِرے۔"

پھر اس نے کہا اب بفؔ باہر آنے ہی والا ہے آؤ ہم جلوس سے بھاگ جائیں تاکہ وہ ہمیں یہاں کھڑا دیکھ نہ لے۔

جونؔ اور چبؔ اپنی اپنی سائیکلوں پر سوار ہوکر آہستہ آہستہ اپنے گھر کی جانب چل دیئے اور ساتھ ہی وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ کِس طرح بفؔ کی سکیم کو ناکام بنایا جائے۔ چنانچہ کچھ سوچ بچار کے بعد جونؔ نے کہا "اب جبکہ ہم بفؔ کے ارادوں سے آگاہ ہوگئے ہیں ہمیں اس کا بنا بنایا کھیل بگاڑنے میں کوئی دِقّت پیش نہ آئے گی۔"

چبؔ نے پوچھا "وہ کیسے؟"

جونؔ نے کہا "اوّل یہ کہ جب وہ مٹھائی والی طشتری ہمارے سامنے کرے ہم اس کا سرپوش اُٹھائے بغیر اسے صاف صاف کہہ دیں کہ ہمیں بھوک نہیں ہے۔ اِس لئے ہم کوئی چیز نہیں کھائیں گے۔"

چبؔ نے اِس رائے کو معیوب تصوّر کرتے ہوئے کہا "ہم پارٹی میں شامل تو ہوں اور ساتھ ہی کہہ دیں کہ ہم بھوکے نہیں ہیں یہ کہاں کی شرافت ہے۔"

جونؔ نے کہا "اچھا! پھر ہم اپنی جیبوں میں اپنے ساتھ کچھ مٹھائی لیتے جائیں اور وہ حشرات الارض اپنے ساتھ رکھے۔"

چبؔ نے خوش ہوکر جواب دیا "بہت خوب اس سے اس کا کینچوؤں والا مذاق تو پھس پھسا پڑ جائے گا۔ اب ڈوری کے پھندے کے متعلق بھی کچھ سوچنا چاہیئے۔ کہ اسے کیسے بیکار کیا جائے۔"

دونوں دوستوں نے اس پر خوب غور وخوض کیا۔

آخر چبؔ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "ہمیں اپنے سروں پر کوئی ایسی شے پہن کر اندر داخل ہونا چاہیئے جس کی مدد سے ہمارے بدن پر پانی گِرنے اور کپڑے بھیگنے کا اندیشہ جاتا رہے۔"

جونؔ نے رائے ظاہر کی کہ "ہمیں اس کے گھر جانے سے پہلے برساتی موم جامے کی ٹوپیاں پہن لینی چاہئیں۔"

چبؔ نے کہا اِس کے علاوہ ہم اپنے سروں پر چھتری تان لیں گے۔ وہ بھی کیا یاد رکھے گا کہ ہم اُلٹا اُس کا فول بنا رہے ہیں۔"

چنانچہ بعد از دوپہر جونؔ اور چبؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساز و سامان سے لیس ہو کر بفؔ کے گھر کی طرف چل دیئے۔ اُنہوں نے اپنی برساتیوں کے کالر گلے تک کھڑے کر لئے برساتی بُوٹ پہن لئے۔ سروں کو موم جامے کی ٹوپیوں سے ڈھانپ لیا اور مزید احتیاط کے لئے چھتریاں بھی تان لیں۔

چونکہ مطلع صاف تھا اِس لئے راہ چلنے والے انہیں اِن جوکروں والے لباس میں دیکھ کر حیران ہو رہے تھے اور بعض شریر بچّے ازراہِ تمسخر انہیں "اپریل فول اپریل فول" کہہ کر سلام کرتے تھے لیکن وہ اپنی دُھن میں اتنے مگن تھے کہ انہیں ان باتوں کی مطلق پرواہ نہ تھی۔ ساری دُنیا خواہ انہیں کچھ کہہ لے وہ صرف بفؔ کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔

آخر دونوں دوست بوجھل قدموں کے ساتھ بفؔ کے گھر کے بڑے پھاٹک تک پہنچ گئے۔ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنے کے بعد انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ دل ہی دل میں پھُولا نہ سماتے تھے۔ آخر جونؔ نے طنزیہ لہجہ میں کہا "آہا تمہیں آج مزہ دکھائیں گے کہ اپریل فول کس طرح منایا جاتا ہے۔ ہم تمہاری پارٹی میں شامل ہونے کے لئے آگئے ہیں اب ذرہ ہمارے مقابلے میں آ جاؤ۔"

جب انہوں نے دروازے کو بغور دیکھا تو انہیں اس پر ایک نمایاں تختہ دکھائی دیا جس پر جلی حروف میں لکھا تھا "ہم مچھلی پکڑنے چلے گئے ہیں کوئی پارٹی نہیں ہو گی۔ اپریل فول!"

لاچار جونؔ اور چبؔ اپنا سا مُنہ لے کر اُلٹے پاؤں واپس لوٹ گئے۔

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ماہ احسان (مئی) کے آخر میں منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچّے کا فرض ہے کہ کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہو اور اس کے مطابق کتاب "کامیابی کی راہیں" سے تیاری کرے۔ منتظمین و مربّیانِ اطفال سے گزارش ہے کہ بچّوں کو امتحان کی تیاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب ہم ایڈیٹر بنے

(منوّر احمد مرزا۔ بہاولپور)

پیارے بہن بھائیو کچھ عرصہ ہوا ہم نے عجیب سا خواب دیکھا۔ بہت ہی حسین خواب جیسے ہم کبھی نہ بھول سکیں گے۔ چونکہ خواب بہت ہی دلچسپ اور حسین تھا اسلئے سوچا اپنے دوسرے بہن بھائیوں کو بھی بتا دیا جائے۔ شاید آپ لوگ بھی اس خواب سے کچھ نصیحت حاصل کر سکیں۔ تو دوستو ایک رات ہم بہت ہی گہری نیند سوئے ہوئے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں مابدولت اور ہمارے بہت سے دوسرے دوست ایک بڑے سے ہال میں جمع ہیں اور ہم سب کے سامنے ایک بڑی کرسی پڑی ہے جس پر ایک بہت بڑے بزرگ بھی لمبی سفید داڑھی، گھنگھریالے بال ہاتھ میں تسبیح پکڑی ہوئی بڑی وجاہت سے کرسی پر دراز ہیں۔ چہرے پر نور برس رہا ہے۔ ہم سب ان کو دیکھ کر اس انتظار میں ہیں کہ بزرگ صاحب ہمیں کچھ کہیں۔ اتنے میں انہوں نے اپنے لب ہلائے۔ ہم سب یکدم خاموش ہو گئے اور ان کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو بڑے غور سے سننے میں مشغول ہو گئے۔ وہ شکل سے بالکل خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتہ معلوم ہوتے تھے۔ بڑی شان سے فرما رہے تھے پیارے بچو تم سب مجھ پر اپنی اپنی خواہشات کا اظہار کرو۔ میں وہ پوری کروں گا۔ ہم سب حیران تھے کہ یہ ہماری خواہشات کیسے پوری کر سکتے ہیں جبکہ ہم نے اپنی ساری عمر اپنی خواہشات کی تکمیل کے سلسلہ میں دعا کرتے کرتے گزار دی۔ ہم جیسے گناہ گاروں کی دعا آج تک نہ پوری ہوئی۔ خیر ہم نے سوچا چلو آزمائیں تو سہی شاید بزرگ صاحب صحیح فرماتے ہوں کیونکہ شکل سے ظاہر ہوتا تھا کہ جیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو۔

خیر ہم سب باری باری بزرگ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنا اپنا مدعا بیان کیا۔ وہ صرف اتنا کہتے کہ تمہاری یہ خواہش عنقریب پوری ہو گی۔ بزرگ صاحب ہر ایک بچّے کو یہی فرماتے تھے۔ ہر ایک اپنی اپنی خواہش کا اظہار کر رہا تھا۔ کوئی بہت سے روپوں کی فرمائش کرتا۔ کوئی کہتا کہ میں فوجی افسر بننا چاہتا ہوں۔ غرض جس جس کی جو جو خواہش تھی وہ پُوری کرا ، کی کوشش کر رہا تھا۔ اللہ اللہ کر کے ہماری باری آئی۔ ہم نے سب سے پہلے خوشامد کے طور پر بزرگ صاحب کو جُھک کر نہایت ادب سے سلام کیا اور چُپ چاپ انکے سامنے کھڑے ہو گئے۔ بزرگ صاحب ہم سے مخاطب ہوئے۔ کیوں بچّے تمہاری کیا خواہش ہے۔ ہم نے ایک دم وہ ہزاروں خواہشیں جو ہمارے دل میں عرصہ سے مچل رہی تھیں ان پر ظاہر کر دیں۔ یعنی ہم ایک بہت بڑے ادیب ہوں کسی اخبار یا رسالے کے ایڈیٹر ہوں۔ ہمارے پاس کار ہو۔ دولت ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ ابھی ہم سب خواہشیں انہیں بتا ہی رہے تھے کہ وہ گھمبیر آواز میں بولے کہ او لڑکے تُو بہت لالچی ہے جا تیری ایک بھی خواہش پوری نہیں ہو گی۔ اسی وقت ہمیں احساس ہُوا کہ واقعی لالچ بُری بلا ہے کیونکہ اس سے پہلے کبھی تجربہ نہیں ہُوا تھا۔ ہم بزرگ صاحب کے قدموں میں گِر گئے۔ اور ان سے اپنی غلطی کی معافی مانگنے لگے۔ بہت منّت سماجت کے بعد بالآخر انہوں نے ہمیں معاف کر دیا اور بولے۔ بول تیری سب سے بڑی خواہش کیا ہے۔ تُو کیا بننا چاہتا ہے۔ ہماری خوشی کا ٹھکانا نہ رہا اور جلدی سے بولے بزرگ صاحب ہم صرف ایڈیٹر بننا چاہتے ہیں۔ بزرگ صاحب کچھ سوچ کر بولے۔ جاؤ تمہاری یہ خواہش چند دنوں تک پوری ہو گی۔ ہم نے آہستہ سے ان کا شکریہ ادا کیا کیونکہ بڑوں سے سُن رکھا تھا کہ اگر کوئی شخص تمہارا بھلا کرے تو تم ضرور اس کا شکریہ ادا کرو۔ سو ہم نے اس قول کو پورا کیا اور ہمارے اس فقرے کے ساتھ ہی بزرگ محترم غائب ہو گئے۔ ہم بھی سیدھے گھر آ گئے۔ اگلے روز سے انتظار کرنے لگے کہ کب ایڈیٹر بنیں گے۔ انتظار کرتے کرتے ہمیں ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر گیا۔ اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ لیکن ہم کر بھی کیا سکتے تھے۔ یہ سوچ کر چُپ رہے کہ ہمارے نصیب ہی ایسے ہیں۔ لیکن صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے۔ تقریباً دو ماہ بعد ہمیں ایک خط موصول ہوا۔ خط انگریزی میں ٹائپ شدہ تھا۔ خود تو انگریزی جانتے نہیں تھے۔ مجبوراً خط ابا جان کے پاس لے گئے۔ انہوں نے پڑھ کر بتایا کہ ہمیں ایک بہت مشہور رسالے کی طرف سے ایڈیٹری کے لئے بُلایا گیا ہے۔ ہمارا دل فرطِ مسرت سے باغ باغ ہو گیا اور دوسرے ہی دن رسالے کے دفتر میں پہنچ گئے۔ کچھ دن کے بعد ہم ایک رسالے کے ایڈیٹر بن چکے تھے۔ دوسرے لفظوں میں رسالے کے مالک بن چکے تھے۔ سب سے پہلے تو ہم نے اپنے وہ تمام مضامین شائع کئے جو عرصہ سے لکھے پڑے تھے اور کوئی بھی انہیں شائع نہیں کرتا تھا۔ ان میں سے کچھ ایسے مضامین بھی تھے جو بالکل ناقابلِ اشاعت تھے لیکن اپنی شہرت کے لئے انہیں بھی چھپوا دیا۔ ہمارے پاس روزانہ درجنوں دلچسپ مضامین قارئین کی طرف سے موصول ہوئے جنہیں ہم یکسر نظرانداز کرتے گئے اور صرف ایسے مضامین شائع کرتے جو یا تو ہمارے رشتہ داروں اور دوستوں کے ہوتے یا پھر اس شخص کا مضمون شائع کرتے جو بجائے مضمون کا معاوضہ لینے کے ہمیں رشوت کے طور پر کچھ دیتا۔ اسی طرح وقت گزرتا گیا۔ ہم عیش کرتے رہے لیکن یہ ناانصافی کہاں تک کرتے۔ چونکہ اچھے مضامین کی ہم باری نہیں آنے دیتے تھے اس لئے رسالے کا معیار روز بروز گھٹتا رہا اور اس کی اشاعت میں کمی ہوتی رہی۔ اشاعت کی کمی کی وجہ سے رسالے کے مالک کو تشویش ہوئی۔ اس نے ہم سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ کچھ عرصہ تو ہم بہانے بناتے رہے۔ لیکن کہاں تک۔ آخرکار اس نے ہمیں ایڈیٹری کے عہدے سے ہٹانے کی خبر سُنا دی۔ یہ خبر سُنتے ہی ہمارے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ ہم بہت ہی سٹپٹائے لیکن وہ کسی صورت میں نہ مانا۔ بالآخر ہمیں وہاں سے ہٹنا پڑا۔ اور اپنا سامان اُٹھا کر دفتر سے نکل آئے۔ ہم گھر کی طرف آ رہے تھے۔ چہرہ بہت ہی اُداس تھا۔ آہستہ آہستہ چلے آ رہے تھے کہ اچانک ہمیں وہی بزرگ نظر آئے۔ ہم دوڑ کر ان کے پاس گئے اور انہیں سارا ماجرا سُنایا۔ انہیں چاہیئے تھا کہ وہ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ہمدردی کریں لیکن وہ بولے "بالکل ٹھیک ایسے لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ تم نے جس طرح لوگوں کے ساتھ ناانصافیاں کی ہیں اس کی یہی سزا ملنی چاہیئے۔ اگر تم اس عہدے سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھاتے اور ہر ایک کے ساتھ پورا پورا انصاف کرتے تو یقیناً تم اِس عہدے سے کبھی بھی نہ ہٹتے۔ جاؤ اب تمہاری یہی سزا ہے۔ تم کبھی بھی ایڈیٹر نہیں بن سکتے۔ ہم بہت پریشان ہوئے بزرگ صاحب کی بہت منت کی کہ آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کریں گے۔ لیکن انہوں نے ایک نہ سُنی اور ایک طرف چل دیئے ہم بھی منتیں کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے لیکن وہ تیز ہی ہوتے گئے اور ایک دم نظروں سے اوجھل ہوگئے اور دوسرے ہی لمحے ہمیں کسی نے جھنجھوڑا ہم ایک دم نیند سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ سامنے امّی جان بہت ہی گرم مُوڈ میں کھڑی ہمیں جگا رہی ہیں کہ صُبح کے نو بج چکے ہیں بستر چھوڑ دو اور مجبوراً ہمیں اُٹھنا پڑا۔ پھر ہمیں احساس ہوُا کہ یہ سب کچھ ایک خواب تھا۔ ایسا خوبصورت خواب جو کبھی بھی حقیقت کا رُوپ نہیں دھار سکتا ؂

ننّھی کی گڑیا

ننّھی کی گڑیا پیاری پیاری
پھُول سی صورت بھولی بھالی
آنکھیں اس کی کالی کالی
صورت اس کی نیاری نیاری
ننّھی کی گڑیا پیاری پیاری

گال ہیں اس کے پھُولے پھُولے
ہاتھ ہیں اس کے موٹے موٹے
پاؤں ہیں اس کے چھوٹے چھوٹے
بالوں کی اِک مانگ کی دھاری
ننّھی کی گڑیا پیاری پیاری

ننّھی اس کو ساتھ سلائے
پیاری پیاری باتیں بتائے
اچھی اچھی چیزیں کھلائے
ہر بچّہ ہے اس پر واری
ننّھی کی گڑیا پیاری پیاری

ننّھی خود بھی اِک گڑیا ہے
لیکن مرچوں کی پُڑیا ہے
لڑنے میں وہ اِک بڑھیا ہے
آخر کہتی ہے مَیں ہاری
ننّھی کی گڑیا پیاری پیاری

(مسرّت حفیظ۔ ڈیرہ غازیخاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کروڑ روپیہ

(نیک محمد۔ ربوہ)

کہتے ہیں ایک شخص کا لاٹری میں پہلا انعام نکل آیا اور پہلا انعام پورے ایک کروڑ روپے کا تھا اب انعام تقسیم کرنے والوں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ اس شخص کو اتنی بڑی خوشخبری کیسے پہنچائی جائے۔ کیونکہ اچانک اِس قدر خوشی پہنچنے سے ہو سکتا تھا کہ مارے خوشی کے وہ بیچارہ اگلے جہان کو سدھار جاتا چنانچہ اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے ایک نفسیات کے ماہر کو طلب کیا گیا۔

ماہر نفسیات انعام پانے والے کے گھر پہنچے اور کہنے لگے کہ "یہ بتاؤ کہ اگر تمہیں پانچ سو روپے انعام میں ملیں تو تم کیا کروگے؟ اُس نے جواب دیا کہ اُن سے مَیں اپنا قرض اُتار لوں گا۔ ماہر نفسیات نے پھر کہا کہ اچھا! اگر تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام مل جائیں تو پھر کیا کرو گے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ "پھر مَیں اپنا ایک مکان بنوا لوں گا"۔ اب ماہر نفسیات صاحب کہنے لگے کہ اچھا۔۔۔ اگر تمہیں پچاس لاکھ روپے کی رقم مل جائے تو پھر کیا کرو گے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ "پھر تو مَیں اپنی ایک عالیشان کوٹھی بنوا ڈالوں گا جس میں نوکر چاکر ہر وقت میری خدمت کے لئے تیار ہونگے"۔ اب ماہر صاحب کا پارہ جوش میں آ گیا ہے اور وہ کہنے لگے کہ "اچھا یہ بتاؤ کہ اگر تمہیں پورا ایک کروڑ روپیہ مِل جائے تو بتاؤ پھر کیا کرو گے؟ وہ شخص بہت خوش ہُوا اور کہنے لگا "پھر تو مَیں آدھا یعنی پچاس لاکھ تمہیں دے دوں گا"۔ اور جناب اتنا سُننا تھا کہ ماہر نفسیات صاحب، کی خود اپنی رُوح اس قدر خوشی کی خبر سُنکر قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شے ۔ م ۔ ک

میں نے ہاتھ دیکھے

میں اکثر لوگوں کے ہاتھ دیکھا کرتی تھی اور گپیں لگایا کرتی تھی ان میں میری اکثر باتیں سچّی ہوتی تھیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری ایک سہیلی تھی وہ مجھے ہاتھ دکھانے آئی میں نے اسے کہا میں ہاتھ نہیں دیکھوں گی میں تو جھوٹ بولتی ہوں۔ وہ کہنے لگی نہیں — میں نے اس کا ہاتھ دیکھا اور کہا کہ تمہاری عمر بہت تھوڑی ہے اور تم اکثر بیمار رہو گی اسے بہت فکر ہوا۔ ایک دن میں اپنی کسی دوسری سہیلی کے گھر جا رہی تھی کہ اُس کا بھائی دوڑا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا باجی میری باجی سلمیٰ بہت بیمار ہے اور تمہیں یاد کرتی ہے۔

میں نے کہا کہ میں تھوڑی دیر بعد آؤں گی۔ جب میں اُن کے گھر گئی تو وہ بہت بیمار تھی اور رو رہی تھی۔ اُسکی امّی نے اشارہ کر کے مجھے اپنے پاس بُلایا اور کہا کہ اس کا ہاتھ دیکھو اور کچھ کہو۔ میں کہنے لگی لاؤ سلمیٰ میں تمہارا ہاتھ دیکھوں۔ اس نے ہاتھ دکھایا تو میں نے کہا کہ تمہاری عمر بہت لمبی ہے اور تم دو تین دن تک ٹھیک ہو جاؤ گی پہلے تو میں جھوٹ کہہ رہی تھی۔ پھر وہ رونے لگ گئی۔ میں گھر آ گئی۔ دو تین دن کے بعد پتہ چلا کہ سلمیٰ فوت ہو گئی ہے۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہوا کہ فوت تو اب ہونا ہی تھا میں اس کا ہاتھ نہ دیکھتی اور یہ نہ کہتی لیکن

اَب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی ہاتھ نہیں دیکھے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانائی

محمد اسجد میر۔ گوجرانوالہ شہر)

تقسیمِ ملک سے پہلے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مِل کر یہ منصوبہ بنایا کہ ایک جلوس نکالا جائے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس منصوبہ کا پتہ ایک مسلمان کو لگ گیا۔ جس دن جلوس نکلا وہ بھی جلوس کے ساتھ ہو لیا۔ وہ جلوس میں مسلمانوں کے خلاف نعرے لگاتا ہُوا جلوس کے اگلے حصّہ میں آ گیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ یہ ہندوؤں اور سکھوں کا لیڈر ہے وہ بھی اس کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ جلوس جب ایک دفعہ گورا پولیس کے پاس سے گزر رہا تھا تو اس مسلمان نے انگریزوں کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اُس نے سڑک کے کنارے پڑے ہوئے گملوں میں سے ایک گملہ اُٹھایا اور پولیس پر پھینکا۔ جلوس میں شامل لوگوں نے اُس کی نقل کی اور پولیس پر گملے پھینکنے لگے۔ اس اثناء میں وہ جلوس سے علیحدہ ہو گیا۔ پولیس کو بچاؤ کے لئے گولی چلانی پڑی۔ کئی لوگ مارے گئے۔ اِس طرح وہ خطرہ جو مسلمانوں کے لئے وبالِ جان ثابت ہو سکتا تھا ایک مسلمان کی عقلمندی سے وہ خود ہی پاش پاش ہو گیا۔ سچ ہے کہ

"جو کسی کے لئے گڑھا
کھودتا ہے خود اُس میں
گرتا ہے"

تشحیذ میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

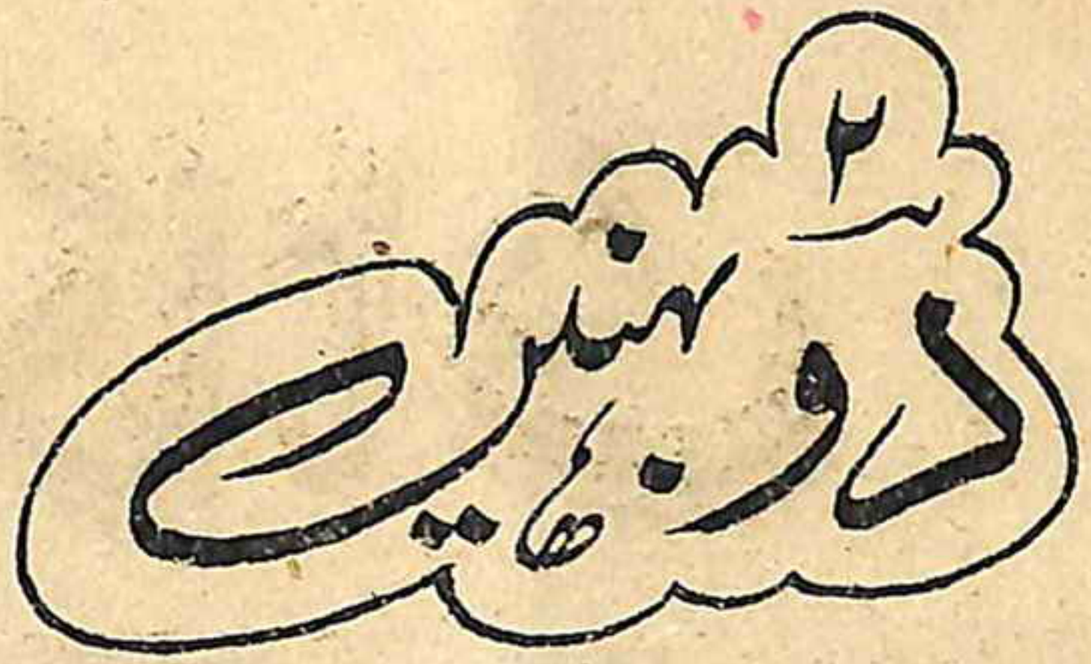

(امۃ المجیب چوہدری۔ راولپنڈی)

کسی گاؤں میں ایک زمیندار رہتا تھا۔ اس کی بہت سی زمینیں تھیں اور اسی وجہ سے وہ پورے گاؤں میں ہردلعزیز اور معزز سمجھا جاتا تھا۔ وہ غریبوں و بیواؤں اور یتیموں سے محبّت رکھتا تھا تمام گاؤں اس کی عزّت کرتا تھا۔ وہ ملنسار، نیک اور غریب پرور تھا۔

اس کا ایک بیٹا اور ایک ہی بیٹی تھی۔ بیٹے کا نام انور اور بیٹی کا نام زرینہ تھا۔ زمیندار کی بیوی بہت عرصہ پہلے وفات پا چکی تھی۔ انور اور زرینہ دونوں بہت ذہین تھے۔ ان کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے زمیندار نے انہیں سکول میں داخل کروا دیا۔ وہ دونوں دل لگا کر محنت سے پڑھتے تھے۔ انور نے جب میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کر لیا تو سارے گاؤں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ سب لوگوں نے زمیندار کو مشورہ دیا کہ وہ اسے کالج میں داخل کروائے۔ زمیندار نے اسے شہر کے ایک کالج میں داخل کروا دیا۔ انور نے ایم۔ اے پاس کر لیا تو زمیندار نے انور کی شادی اپنی زندگی میں ہی کر دی۔ زرینہ اپنے بھائی کی شادی پہ بہت خوش ہوئی۔ راحت اس کی بھابی کا نام تھا۔ وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔ جیسا زرینہ پہنتی ویسا ہی راحت بھی پہنتی تھی۔ دونوں میں بے حد پیار تھا۔ زمیندار انہیں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ ایک دفعہ بوڑھا زمیندار بہت سخت بیمار ہو گیا۔ اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ سب بہت پریشان تھے۔ بہت علاج کروانے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باوجود زمیندار چل بسا۔ انور اپنے باپ کی لاش سے لپٹ لپٹ کر رویا۔ زرینہ کا غم کے مارے بُرا حال تھا۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ سب کو صبر آ گیا۔ زرینہ باپ کی وفات کے بعد راحت میں نمایاں تبدیلی محسوس کر رہی تھی۔ راحت اب اس کا پہلے کی طرح خیال نہیں رکھتی تھی۔ بات بات پر جھڑکتی اور طعنے دیتی تھی۔ ایک دن تو اس نے حد کر دی۔ انور جب دفتر سے گھر آیا تو راحت نے اسے یہ بتایا کہ آج زرینہ نے سو روپے چرائے ہیں۔ انور تو پہلے ہی راحت کی باتوں میں آ کر زرینہ سے متنفر ہو گیا تھا۔ مگر یہ بات اسے سیخ پا کر دینے کے لئے ہی کافی تھی۔ وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ زرینہ نے اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلایا مگر غصے کی شدت نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈالا ہوا تھا۔ اس نے زرینہ کو گھر سے باہر نکال دیا۔ زرینہ قسمت کو کوستی ہوئی باہر نکل آئی۔ گلی میں ایک ہمدرد خاتون سارا ماجرا دیکھ رہی تھی۔ اُس نے زرینہ کو اپنے پاس بُلایا اور اپنے گھر لے گئی۔ اسے اپنی بیٹی بنا لیا۔ اور پھر زرینہ کی شادی ایک بہت امیر اور نیک آدمی سے کر دی۔

ادھر غصے میں تو انور نے زرینہ کو گھر سے نکال دیا تھا مگر اب اسے اپنی زیادتی کا احساس شدت سے ہو رہا تھا۔ وہ اپنے کئے پر بہت پچھتایا۔ اس نے راحت کو بہت مارا کہ اس نے غلط باتیں بتا کر اس کی بہن کو اس ذلت سے باہر نکلوا دیا۔ اسنے بدلہ لینے کے لئے راحت کو خوب مارا اور گھر سے باہر نکال دیا۔ راحت اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر ایک طرف کو چل دی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اگر اس وقت اسے زرینہ مل جائے تو وہ اس سے معافی مانگ لے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ زرینہ اسی وقت کسی کے گھر جا رہی تھی۔ اس نے جو اپنی بھابی کو اِس حال میں دیکھا تو اس سے لپٹ گئی اور اس سے پوچھنے لگی کہ اسے کیا ہوا ہے۔ راحت نے تمام باتیں اسے سُنا دیں اور اس سے معافی مانگی۔ زرینہ نے اسے معاف کر دیا اسے ساتھ لے کر زرینہ بھائی کے پاس آئی اور دونوں کی صلح کروا دی۔ راحت زرینہ کا یہ سلوک دیکھ کر اپنے کئے پر بہت نادم ہوئی اور اس نے زرینہ سے کہا کہ آج سے ہم سگی بہنیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین خواہشیں

(مرزا مظفر احمد کریم۔ صدر حیدرآباد)

پیارے اور عزیز بہن بھائیو! ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی چھوٹے سے شہر میں دو میاں بیوی رہا کرتے تھے۔ تھے تو یہ میاں بیوی مگر تھے یہ بہت کاہل اور سست۔ یہ اپنی کاہلی کی بدولت پورے شہر میں مشہور تھے۔

کوئی دن ایسا نہ تھا جس دن ان دونوں کے درمیان لڑائی جھگڑا نہ ہوا ہو۔ میاں بیوی سے کہتا "اری تو... تو نہ تو کچھ کام کرتی ہے نہ گھاٹ بس یونہی گھر بیٹھ کر مفت کا کھاتی ہے۔ میں ہی ہوں جو شہر کے مشہور رئیس سیٹھ وحید کے بنگلہ پر کام کر کے تیرے پیٹ کی دوزخ بھرتا ہوں"۔۔۔ "ہونہہ!" بیوی برجستہ ہو کر جواب دیتی "تم تو سارا دن گھر میں بیٹھ کر مکھیاں مارتے ہو میں تو اکثر اپنے محلہ کی بیگم صاحبہ "انجمن" کے گھر جا کر کام کر کے تم کو کھلاتی ہوں"۔

درحقیقت بات یہ تھی کہ دونوں ہی میاں بیوی بہت کاہل اور سست تھے۔ کبھی کبھی بیوی میاں سے خوب لڑ جھگڑ کے اسے سیٹھ وحید کے بنگلہ پر بھیج دیتی کہ ان کا کچھ تھوڑا بہت کام کرے۔ میاں مجبوراً سیٹھ وحید کے بنگلہ پر چلا جاتا اور ان کا چھوٹا موٹا کام مثلاً صفائی اور سودا سلف لانا وغیرہ کر دیتا تو سیٹھ وحید اسے کھانا دے دیتے اور کچھ پیسے بھی۔ اور جب میاں کاہلی پر اتر آتا تو بیوی سے خوب لڑائی بھڑائی کر کے بیوی کو مجبور کرتا کہ وہ انجمن نامی بیگم صاحبہ کے گھر جائے اور ان کا کام وغیرہ کرے۔ پہلے تو میاں بیوی کے درمیان خوب جھگڑا ہوتا ہے۔ آخر مجبور ہو کر وہ انجمن صاحبہ کے گھر چلی جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کا کام مثلاً جھاڑو دینا، برتن صاف کرنا اور کھانا پکانا وغیرہ کر دیتی۔ اسکے صلہ میں انجمن صاحبہ اسے کھانا اور کچھ پیسے دے دیتیں۔

یہ لوگ اپنی کاہلی کی وجہ سے بڑی غربت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔

ایک دن یہ دونوں میاں بیوی اپنے کمرہ میں معمول کے مطابق لڑائی جھگڑے میں مشغول تھے کہ کمرہ میں اچانک آواز آئی "تم لوگ یوں لڑائی جھگڑا نہ کرو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم لوگ اپنی کوئی سی تین خواہشیں بیان کرو میں ضرور پوری کروں گا"۔ یہ آواز دراصل اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک فرشتہ کی تھی جسے اللہ تعالیٰ نے اُن میاں بیوی کا امتحان لینے کی غرض سے بھیجا تھا۔

پہلے پہل تو میاں بیوی وہ آواز سُنکر بے حد گھبرا سے گئے۔ آخر میاں ہمّت کر کے بولا ت۔ت ...تم...ک ... کون ہو۔ اور ک ...ک... کہاں سے آئے ہو..." اس کے جواب میں پھر وہی آواز آئی " یہ مت پوچھو کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں۔ بس تم جلدی سے اپنی کوئی سی تین خواہشیں بیان کرو چاہے وہ کوئی سی خواہش ہو میں انشاء اللہ تعالیٰ پوری کروں گا۔ میاں بیوی کا مُنہ تکنے لگا اور بیوی میاں کا۔ آخر میاں بولا "بس تم کل اِسی وقت آ جانا ہم اپنی کوئی سی تین خواہشیں بیان کر دیں گے"۔ پھر وہی آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی "اچھا ٹھیک ہے میں کل اِسی وقت ضرور آؤں گا" دراصل یہ آواز اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتہ کی تھی۔ فرشتہ بغیر کسی شکل کے آیا تھا اور پھر وہ غائب ہو گیا۔

میاں بیوی بڑے حیران تھے کہ آخر یہ تھا کون جسے ہم نہ دیکھ سکے۔" یہ ہم پر کون مہربان ہو گیا؟" بیوی بولی۔ "آج تو ہماری تقدیر ہی کھُل گئی"۔ میاں بولا۔ غرض میاں بیوی بہت خوش تھے۔ دوسرے دن رات کے آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کے فرشتہ نے آنا تھا۔ رات اُن کو اسی خوشی میں چین کی نیند ہی نصیب نہ ہوئی۔ آخر خدا خدا کر کے صُبح ہوئی۔ صُبح اُٹھ کر اُن دونوں کے درمیان پھر وہی لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا۔ بیوی میاں کو کہنے لگی "اے تم تو جاؤ نا سیٹھ وحید کے بنگلہ پر اور جا کر کام کرو اور پیسے لاؤ"۔ میاں بیوی سے کہتا "اری جا تُو انجمن بیگم صاحبہ کے گھر اور کام کر اُن کا اور پیسے لا"۔ آخر خوب لڑائی جھگڑا کے بعد یہ فیصلہ طے پایا کہ میاں سیٹھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وحید کے بنگلہ پر جائے۔ مجبوراً میاں سیٹھ وحید کے بنگلہ پر گیا وہاں ان کا کام کرتا رہا اور شام کو پانچ روپے اور کھانا لے کر آ گیا۔

اتنے میں اندھیرا چھا گیا انہیں اچانک خیال آیا کہ ابھی تو ہم نے اپنی وہ تین خواہشیں بھی نہیں سوچیں۔ اس خیال کے آتے ہی وہ دونوں انگیٹھی سُلگا کر بیٹھ گئے اور ہاتھ تاپنے لگے اور ساتھ ساتھ اپنی خواہشات بھی سوچنے لگے۔ اُدھر فرشتہ کے آنے کا بھی وقت ہو رہا تھا اور انہیں کوئی اچھی سی خواہشیں نہ سُوجھ رہی تھیں۔ "اے... ہے... میرا تو یہ دل چاہتا ہے کہ ابھی کوئی گرم گرم حلوے کی پلیٹ آ جائے۔" بیوی بولی۔ بیوی کا یہ کہنا تھا کہ یکدم اُن کے سامنے گرم گرم حلوے کی ایک پلیٹ آ گئی۔ اور ساتھ ہی یہ آواز آئی "تمہاری ایک خواہش تو پُوری ہو گئی اور اب تم لوگ اپنی اَور دُو خواہشیں بیان کرو۔

میاں نے جب یہ دیکھا کہ میری بیوی نے خواہ مخواہ حلوہ منگوا لیا تو اسے بے حد غصّہ آیا۔ میاں غصّے میں آگ بگولہ ہو گیا اور بولا "اری یہ تُو نے کیا کر دیا اگر اِس نامراد حلوے کی جگہ کوئی کار، بنگلہ روپے پیسے منگواتے تو کتنا اچھا تھا تجھے تو مُفت خوری بس کھانے کی لگی ہوئی ہے۔ اب کھاتی کیوں نہیں؟ کھا۔ اِس حلوہ کو۔ نہیں کھایا جاتا تو لیپ لو اس کو اپنے مُنہ پر۔ میرا دِل تو یہی چاہتا ہے کہ یہ حلوہ تمہارے مُنہ پر لِپ جائے۔

یُوں تو اُس نے یہ الفاظ غصّہ میں کہہ دیئے مگر جو اس نے اُدھر اپنی بیوی کی شکل دیکھی تو حیرت زدہ رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اس کے مُنہ پر حلوے کی پلیٹ چمٹی پڑی ہے اُس نے جلدی سے اس کو کھینچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

پھر وہی آواز آئی "تمہاری دُو خواہشیں تو پُوری ہو چکیں اب اپنی تیسری اور آخری خواہش بیان کرو تاکہ وہ بھی پُوری ہو جائے۔"

میاں بولا "اری او کمبخت دیکھا تُو نے میری دونوں خواہشیں برباد کر دیں مَیں اب کیا کروں مَیں برباد ہو گیا۔ مَیں تو کوئی کار، بنگلہ ہی مانگ لیتا تو بہتر تھا۔"

بیوی جل کر بولی "ہونہہ۔ تمہیں کار، بنگلہ کی لگی ہے اور ادھر میرے مُنہ پر حلوہ کی پلیٹ چمٹی ہوئی ہے۔ خدا کرے میرے مُنہ پر سے یہ نامراد حلوے کی پلیٹ تو ہٹے۔ بیوی کا یہ کہنا تھا کہ فوراً اس کے

مُنہ سے حلوے کی پلیٹ ہٹ گئی اور ساتھ ہی یہ آواز آئی کہ "چلو بھئی اب تو تمہاری تینوں خواہشیں پوری ہو گئیں۔ تم نے اپنی کاہلی اور بیوقوفی کی بدولت اپنی تینوں خواہشیں گنوا دیں۔" اور پھر وہ آواز غائب ہو گئی۔

پھر میاں بیوی سے کہنے لگا "اری او کمبخت تُو تو بالکل بیکار عورت ہے تُو نے میری تینوں خواہشیں گنوا دیں۔" بیوی بھلا اب کیا جواب دیتی چند لمحے تو خاموش رہی۔ پھر ذرا رُک کر بولی "ارے دیکھو۔۔ سُنو یہ سب کچھ شاید ہماری کاہلی کی وجہ سے ہُوا ہے۔ ہم واقعی بہت کاہل ہیں۔" میاں یہ سُنکر بولا "ہاں بات تو معقول ہے۔ تو پھر چلو آج سے ہم یہ عہد کریں کہ کاہلی سے بالکل توبہ کر لیتے ہیں۔" بیوی بولی "ہاں ہاں ٹھیک ہے۔" میاں نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں سجدہ میں گر گئے۔ اور رو رو کر دعا کرنے لگے کہ اے اللہ ہمیں معاف کر دے اب ہم اپنی کاہلی سے توبہ کرتے ہیں۔ اب ہم اپنی کاہلی کو بالکل خیرباد کہتے ہیں ہمیں معاف کر دے۔

اللہ تعالیٰ کو بھی اُن پر ترس آ گیا اس نے اپنے اسی فرشتہ کو دوسرے دن اُسی وقت اُنہی میاں بیوی کے پاس جانے کا حکم دیا اور فرشتہ کو روپوں سے بھری ایک تھیلی بھی دی کہ یہ ان کو میری طرف سے انعام دے دینا۔

غرض فرشتہ اُن میاں بیوی کے پاس دوسرے دن پہنچا اور کہنے لگا "مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہُوا فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارا امتحان لینے کی غرض سے بھیجا تھا۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور یہ تمہارا انعام ہے۔ یہ کہہ کر روپوں کی تھیلی فرشتے نے اُنکے آگے بڑھا دی۔ میاں بیوی بہت حیران ہوئے۔ پھر انہوں نے فرشتے کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔

پھر دوسرے دن میاں نے اُن پیسوں سے ایک کاروبار شروع کیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کا کاروبار بے حد کامیاب رہا۔

میاں اپنا کاروبار نہایت ایمانداری سے کرتا رہا۔ پھر بعد میں انہوں نے اپنے لئے ایک بہت اچھا مکان بھی بنوا لیا۔ اب یہ لوگ بہت امیر ہو چکے تھے مگر اپنی امیری کے باوجود غریبوں کو نہیں بھولے۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتے اور پھر میاں بیوی ہنسی خوشی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ و عجیب

ہمارے ایک پڑوسی کی یہ عادت تھی کہ وہ روزانہ رات کو سوتے وقت بتّی گُل کر دیتے تھے اور اس امر کا اطمینان کرنے کے لئے کہ انہوں نے بتّی گُل کر دی ہے یا نہیں سونے سے پہلے ایک دیا سلائی ضرور جلایا کرتے تھے ؛

سکول میں ہمارے ایک استاد کی نظر بہت کمزور تھی اور بغیر عینک کے ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ انکی عینک اکثر گُم ہو جایا کرتی تھی اور گمشدہ عینک کو تلاش کرنے کیلئے اُنکی جیب میں ایک اَور عینک ہر وقت موجود رہتی تھی۔ ایک مرتبہ کلاس کے لڑکوں نے شرارت سے ان کی دونوں عینکیں غائب کر دیں۔ وہ بیچارے بڑے حیران و پریشان تھے کہ اب کیا کریں۔ آخرکار انہوں نے تیسری عینک کی تلاش میں گھر کا رُخ کیا لیکن گھوم پھر کر وہ پھر اسکول پہنچ گئے ؛

میرے ایک دوست بھُول جانے کی مرض میں مبتلا تھے۔ ہر بات بھُول جاتے۔ اس کا حل انہوں نے یہ تلاش کیا کہ اپنی یادداشت کیلئے ایک ڈائری بنائی اور روزانہ کے کرنیوالے کام اِس ڈائری میں لکھتے رہتے تھے لیکن لُطف کی بات یہ ہے کہ وہ ڈائری دیکھنا بھی بھُول جاتے۔ (م۔ش۔ق)

ہندسوں کا کھیل

تشحیذی بچّو! آج آپ کو ہندسوں کا ایک دلچسپ کھیل بتاتے ہیں۔ اس کھیل سے جہاں آپ کے حساب کی مشق ہو گی وہاں آپ کی دلچسپی کا سامان بھی ہو گا۔

۱۴۲۸۵۷ ایک عجیب و غریب ہندسہ ہے اسے ایک سے ۶ تک کسی بھی ہندسے سے ضرب دیں تو جواب میں وہی ہندسے آئیں گے جو اس عدد میں موجود ہیں۔

جیسے :-

۱۴۲۸۵۷ × ۱ = ۱۴۲۸۵۷

۱۴۲۸۵۷ × ۲ = ۲۸۵۷۱۴

۱۴۲۸۵۷ × ۳ = ۴۲۸۵۷۱

۱۴۲۸۵۷ × ۴ = ۵۷۱۴۲۸

۱۴۲۸۵۷ × ۵ = ۸۵۷۱۴۲

اب اگر اس ہندسے کو ۷ سے ضرب دیں تو حاصل ضرب یہ ہو گا۔

۱۴۲۸۵۷ × ۷ = ۹۹۹۹۹۹

اِس کھیل کو عملی طور پر اپنی سلیٹ یا کاپی پر بار بار کھیلیں۔ اس سے آپ لُطف بھی محسوس کریں گے اور آپ کے حساب کی بھی مشق ہو گی ؛

(منصورہ شفیق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈرامہ

آدھی قیمت

(ایک مشہور اور پرانی کہانی ڈرامے کے رنگ میں)

(از: ظہیر خان شاہد۔ اسلام آباد)

بہت عرصہ گزرا کسی ملک میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اس کی صرف ایک ہی بیٹی تھی۔ اس کی شادی کا دن جوں جوں قریب آتا جاتا بادشاہ کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ بادشاہ نے اسکی شادی میں دُور دراز کے وزراء اور اُمراء کو مدعو کیا تھا اور اپنے وزیر کو تاکید کر دی تھی انتظام ایسا شاندار ہونا چاہیئے کہ مہمان رشک کریں اور کسی چیز کی کمی نہ ہو۔ شادی سے ایک دن قبل بادشاہ اپنے وزیر سے دریافت کرتا ہے)

بادشاہ:۔ کیا ہر کام مکمل اور تسلی بخش ہے؟

وزیر:۔ جی حضور کھانے میں ہر قسم کے پھل سبزیاں، مختلف جانوروں کے گوشت مٹھائیاں وغیرہ موجود ہیں لیکن ...؟

بادشاہ:۔ لیکن کیا۔۔؟

وزیر:۔ حضور مچھلی نہ مل سکی۔

بادشاہ:۔ وہ کیوں ...؟

وزیر:۔ تمام مچھیرے کہتے ہیں دریا چڑھاؤ پر ہے اور وہ اس وقت تک مچھلی پکڑ نہیں سکتے جب تک چڑھاؤ ختم نہ ہو جائے۔

بادشاہ:۔ (مایوسی سے) اگر مہمانوں کو مچھلی نہ مل سکی تو ہماری بدنامی ہو گی اور ضیافت ادھوری رہ جائے گی کل شادی ہے اور مچھلی ابھی تک نہیں ملی۔

وزیر:۔ میں پوری کوشش کروں گا ویسے ملنے کی امید مجھے بہت کم ہے۔

(بادشاہ کے محل سے باہر دربان پہرہ دے رہا ہے۔ ایک مچھیرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھال میں ایک بڑی سی مچھلی لئے
اندر داخل ہونا چاہتا ہے)

دربان :- ٹھہرو کون ہو تم ... ؟

مچھیرا :- مَیں نے یہ خوبصورت مچھلی آج ہی پکڑی ہے۔ مجھے معلوم ہُوا کہ بادشاہ سلامت کو مچھلی کی ضرورت ہے مَیں یہ مچھلی ان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس کی قیمت مع انعام وصول کروں۔

دربان :- تم اندر نہیں جاسکتے۔ بادشاہ کو مچھلی کی ضرورت نہیں ہے۔

مچھیرا :- خدا کے واسطے مجھے اندر جانے دیجئے۔

دربان :- بھاگو یہاں سے ورنہ دھکے دیکر نکال دوں گا۔

مچھیرا :- رحم حضور! رحم!! مجھے یہ مچھلی بادشاہ کو پیش کرنے دیجئے میرے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے اگر مَیں اِسے فروخت نہ کر سکا تو میرے بیوی بچّے آج بھوکے رہیں گے۔

دربان :- اوہ! یہ بات ہے تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ مَیں ایک رحمدل انسان ہوں تمہیں اندر جانے دوں گا!

مچھیرا :- خدا حضور کی عمر دراز کرے۔

دربان :- ایک منٹ میں ایک شرط پر اندر جانے دوں گا۔ وہ یہ کہ تمہیں مچھلی کی آدھی قیمت مجھے دینی ہو گی۔

مچھیرا :- بہت اچھا جناب۔ واپسی پر آپکو مَیں ایک آنہ دوں گا۔

دربان :- پاگل بوڑھے اس مچھلی کے عوض تم کو جو کچھ ملے گا اس میں سے آدھا مجھے دینا ہو گا۔

مچھیرا :- (مایوس ہو کر) بہت بہتر! مَیں آپ کو آدھا دوں گا۔

(مچھیرا اندر داخل ہوتا ہے بادشاہ کے سامنے آداب بجا لاتا ہے)

بادشاہ :- کون شخص ہے یہ ... ؟

وزیر :- مچھیرا ہے جنابِ عالی! یہ مچھلی فروخت کرنا چاہتا ہے۔

بادشاہ :- اوہ! دیکھو کتنی شاندار مچھلی لایا ہے اور وہ بھی عین اس موقع پر جب ہمیں اس کی ضرورت تھی۔

وزیر :- جی حضور مچھلی واقعی خوبصورت ہے۔

(بادشاہ مچھیرے کو مخاطب کرتا ہے)

بادشاہ :- تم ٹھیک وقت پر آئے ہو مچھیرے، بولو کیا چاہتے ہو؟ مَیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہیں مُنہ مانگی قیمت دوں گا۔

مچھیرا:۔ حضور کی عمر دراز ہو اس کی قیمت بیس کوڑے ہے جو حضور کو میرے ننگے جسم پر مارنے ہیں۔

بادشاہ:۔ احمق! تم نے ہماری ضرورت کے مطابق ہمیں چیز لا کر دی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ مَیں تمہیں کوڑے لگاؤں۔ تمہیں مجھ سے خوف، کھانے کی ضرورت نہیں۔ مانگو کیا قیمت مانگتے ہو...؟

مچھیرا:۔ مَیں نے جو کچھ مانگا ہے وہ مجھے دیا جائے۔

بادشاہ:۔ (حیرت سے) مَیں یہ پہیلی نہیں سمجھ سکا لیکن مجھے مچھلی چاہیئے اسلئے تمہاری خواہش پُوری کی جائے گی۔

(بادشاہ وزیر کو کہتا ہے حکم کی تعمیل ہو)۔

(جلّاد کوڑا لے کر داخل ہوتا ہے مچھیرے کے ننگے جسم پر کوڑے برسانے شروع کرتا ہے اور ساتھ ہی گنتا بھی جاتا ہے۔ جونہی وہ دس تک پہنچتا ہے مچھیرا چلّانا شروع کر دیتا ہے)

مچھیرا:۔ رُک جاؤ۔ رُک جاؤ اس خرید و فروخت میں میرا ایک پارٹنر بھی ہے اور اسے بھی اس کا حصّہ ملنا چاہیئے۔

(بادشاہ وزیر کو مخاطب کر کے)

بادشاہ:۔ کیا دُنیا میں ایسے بھی دو پاگل حصّہ دار ہو سکتے ہیں؟

وزیر:۔ اِس دَور میں تو ناممکن ہے جنابعالی!

بادشاہ:۔ (مچھیرے سے) کہاں ہے تمہارا پارٹنر۔

وزیر:۔ وہ باہر دروازے پر کھڑا ہے۔

بادشاہ:۔ کون ہے وہ اسے اندر بلاؤ۔

مچھیرا:۔ وہ آپ کا دربان ہے۔ جب مَیں اندر آنا چاہتا تھا تو اس نے مجھے آنے نہ دیا اور بہت عاجزی کے بعد اس شرط پر داخل ہونے دیا کہ مچھلی کی قیمت آدھی اسے دیدوں۔

بادشاہ:۔ (غصّے سے) دربان کو بُلایا جائے۔

(دربان اندر داخل ہوتا ہے بادشاہ کے سامنے جُھک کر آداب بجا لاتا ہے اور دوزانو ہو کر بیٹھ جاتا ہے)

بادشاہ:۔ کیا تم نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ مچھلی کی آدھی قیمت تمہیں دی جائے؟

دربان:۔ یہ سچ ہے جنابِ عالی۔

بادشاہ:۔ ٹھیک ہے تمہیں حِصّہ ملے گا۔

(جلّاد اِس کے کپڑے اُتار کر اسکے ننگے جسم پر دس کوڑے پُوری قوت سے مارو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلمی دوستی

(جلاّد حکم بجا لاتا ہے)

بادشاہ :۔ نکال دو اسے محل سے آج سے یہ ملازمت سے برطرف کیا جاتا ہے۔

(مچھیرے سے مخاطب ہو کر)

بادشاہ :۔ میرے قریب آؤ مَیں نے تمہاری خواہش کے مطابق مچھلی کی قیمت تمہیں دے دی اب مَیں اپنی طرف سے تمہیں انعام دوں گا۔

بادشاہ :۔ (سپاہی کو حکم دیتے ہوئے) گندم کی ایک بوری اِس کے گھر دے آؤ۔

(مچھیرا جُھک کر سلام کرتا ہے اور دعائیں دیتا ہوا گھر کی راہ لیتا ہے)

نام :۔ نثار احمد سندھی
عمر :۔ تیرہ سال تعلیم :۔ نہم
مشغلہ :۔ کرکٹ کھیلنا
پتہ :۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ ربوہ

نام :۔ ملک محمد کریم عابد
عمر :۔ بارہ سال تعلیم :۔ ششم
مشغلہ :۔ بڑوں کی عزّت کرنا۔
پتہ :۔ معرفت ملک پرچون محل رحمت بازار ربوہ

نام :۔ ناصر احمد قمر
عمر :۔ گیارہ سال تعلیم :۔ پنجم
مشغلہ :۔ تشحیذ پڑھنا
پتہ :۔ معرفت ملک منور احمد عارف کوارٹر ۴۸ ربوہ۔

نام :۔ مبشر احمد محمود
عمر :۔ ۱۳ سال تعلیم :۔ ہفتم
مشغلہ :۔ تلاوت کرنا۔ فٹ بال کھیلنا
پتہ :۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نام :۔ اقبال محمود اقبال
عمر :۔ گیارہ سال تعلیم :۔ ششم
مشاغل :۔ تلاوت کرنا۔ تشحیذ۔ کا مطالعہ کرنا۔ باجماعت نماز ادا کرنا۔
پتہ :۔ محمد اکبر اقبال۔ دی سندھ جننگ فیکٹری۔ کنری۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ لڑاؤ

اِس ماہ کی ذہنی ورزشوں کے جوابات آئندہ پرچے میں دیئے جائیں گے ۔

۱ - ایک تین منزلہ مکان ہے۔ ہر منزل میں کچھ آدمی موجود ہیں۔ بارش کی وجہ سے اُوپر والی منزل ٹپک پڑی تو اُوپر والے آدمیوں نے دوسری منزل والے آدمیوں سے مدد مانگی دوسری منزل والوں نے جواب دیا کہ جتنے ہم پہلے موجود ہیں اتنے اوپر سے نیچے آجائیں چنانچہ وہ آدمی نیچے آگئے جب دوسری منزل بھی ٹپک پڑی تو انہوں نے پہلی منزل والوں سے مدد مانگی۔ پہلی منزل والوں نے جواب دیا کہ جتنے ہم پہلے سے موجود ہیں اتنے اُوپر سے نیچے آجائیں۔ اس طرح وہ بھی اوپر سے نیچے آگئے۔ بارش تھم جانے کے بعد ہر منزل میں برابر برابر آدمی تھے بتائیے بارش سے پہلے ہر منزل میں کتنے آدمی تھے اور بارش تھم جانے کے بعد ہر منزل میں کتنے آدمی تھے۔

(نسیم احمد عابد - ربوہ)

---

۲ - ذرا پڑھئے تو

سلیمنیکلیمسلیپنسلیکر وحید کو دی۔

(مرزا مظفر احمد کریم۔ صدر حیدرآباد)

---

۳ - شہروں اور ملکوں کے نام تلاش کریں :-

(۱) ت راج ت (۲) دش ا رپ

(۳) ہ رورل (۴) ل ت م ا ن

(۵) ب آداری ہ درہ (۶) ل س وای او

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷) گ ا پ ل ت (۸) وی ڈس ن
(۹) ٹ ن م ا ر س ن ۔
(الطاف حسین وڑائچ۔ سرگودہا)

---

۴ ۔ پہیلی :۔

کالی کالی ہوں
کالے گھر میں رہتی ہوں
ٹہل ٹہل کر چلتی ہوں
لال شربت پیتی ہوں
بھلا میں کون ہوں ۔
(ملک وسیم احمد ساجد۔ پیرووچک)

---

۵ ۔ چند ملکوں اور شہروں کے نام الٹ پلٹ کر لکھے گئے ہیں ان کو درست کیجئے :۔

(۱) ص خ ی ر ر ا و پ م
(۲) ق ن ا ا د ی
(۳) م م و ک ح ہ ن ہ ی
(۴) ر و ب ش ا
(۵) ہ ا ر ف ق ی
(۶) س ن ی ا ر و ی ل
(محمد لطیف شاہد)

---

۶ ۔ ایک اسلامی عبادت کا نام :۔
• میرے نام کا پہلا حرف ناصرہ میں ہے صادقہ میں نہیں۔
• میرے نام کا دوسرا حرف مکرم میں ہے منور میں نہیں۔
• میرے نام کا تیسرا حرف اقبال میں ہے جلال میں نہیں
• میرے نام کا چوتھا حرف زاہد میں ہے شاہد میں نہیں۔

---

۷ ۔ کسی پھل کا پھل :۔
• میرے نام کا پہلا حرف مظفر میں ہے مکرم میں نہیں۔
• میرے نام کا دوسرا حرف اسلم میں ہے اکرم میں نہیں۔
• میرے نام کا تیسرا حرف لکڑی میں ہے مکڑی میں نہیں۔
• میرے نام کا چوتھا حرف ٹارچی میں ہے مور میں نہیں۔
• میرے نام کا پانچواں حرف اشرف میں ہے منصور میں نہیں۔
(بشریٰ بیگم)

تشحیذ خود بھی پڑھیے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کی ڈاک

مارچ کا ماہنامہ تشحیذ الاذہان ملا۔ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہو گیا۔ ٹائیٹل اچھا تھا۔ میں کافی عرصہ سے تشحیذ کا مطالعہ کرتا چلا آ رہا ہوں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تشحیذ جیسے اچھے رسالہ میں چوری کے مضامین کثرت سے شائع ہوتے ہیں۔ مثلاً عبدالرزاق صاحب خالد ربوہ نے دونوں کہانیاں "گیدڑ کی چالاکی" "عقلمند اُلّو" دوسرے رسالوں سے چوری کر کے تشحیذ کو بھیج دیں۔ ایک دوسرے صاحب نے لالچی آدمی کی کہانی چوری کی بھیجی۔ جناب شریف احمد کوٹ مومن نے اپنا لطیفہ جو بھیجا وہ چوری کا تھا جس کا تشحیذ پر بُرا اثر پڑا ہے میری گزارش ہے کہ ایسے چوروں کو تشحیذ کی بجائے کسی اور طرف رُخ کرنا چاہیئے کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارے پیارے رسالہ میں چور گھس آئیں۔ دوسرے "محفلِ تشحیذ" کے کالم نہ ہونے کی وجہ سے تشحیذ میں ایک خلاء واقع ہو گیا ہے اِس کالم کو جلد از جلد دوبارہ تشحیذ میں جگہ دیں۔ چند مضامین جن میں ماں کی عظمت۔ دعا کا مُعجزہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت۔ اطاعتِ والدین۔ لالچی ڈاکٹر ہو فضل تیرا یارب۔ وطن کی خاطر اور نظم زندہ رہے گا ربوہ ہمارا قابلِ تعریف ہیں۔

میری ایک تجویز ہے کہ اگر تشحیذ میں مضامین کے مقابلے کرائے جائیں اور ہر ماہ ایک عنوان دیا جائے جس پر تشحیذی بچّے اپنے مضامین بھیجیں اور ان میں اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کے مضامین تشحیذ میں شائع کیا کریں۔ اس کیلئے تشحیذ میں مستقل جگہ رہے۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ تشحیذ کی رونق میں اضافہ ہو گا اور میرے بھائیوں میں مضامین لکھنے کا شعور پیدا ہو گا۔

تشحیذ میں ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ السلام کا درس بھی ہونا ضروری ہے۔

(بشارت احمد طاہر۔ کھاریاں)

تشحیذ ملا۔ لیکن کافی بچے نقل شدہ مضامین بھیجتے ہیں۔ مثلاً برادرم ظہور احمد گوگی آف بہاولپور نے لالچی آدمی۔ ذہانت اور فرض شناسی نقل کی ہوئی تھی۔ لالچی آدمی میٹرک کی گلشنِ اُردو سے نقل ہے اور فرض شناسی پانچویں جماعت کی کتاب میں سے لی گئی ہے اور ذہانت انگلش گرائمر سے نقل شدہ ہے۔

چوہدری لطیف احمد جگنو آف جنیوٹ نے بھی کہانی "نا اتفاقی" مڈل کی گلشنِ اردو سے نقل کی ہے۔ گلشنِ اُردو میں دو بھیڑوں کی نا اتفاقی بنائی گئی ہے اور لطیف صاحب نے دو بھائیوں کی نا اتفاقی بیان کی ہے۔

لالچی ڈاکٹر۔ چوری کی سزا اور وطن کی خاطر یہ اچھی کہانیاں تھیں۔

(شہزادہ اخلاق سرور۔ ترکھا ضلع گجرات)

مارچ کا رسالہ نظر سے گزرا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ تمام کہانیاں اچھی تھیں۔ دعا کا معجزہ، لالچی ڈاکٹر، مور اور مارچی بہت پسند آئیں۔ پہلا اور چوتھا لطیفہ چوری کئے ہوئے تھے۔ سوالات و جوابات کا ایک کالم شائع کیا کریں۔ (ظفر محمود رانا۔ ڈسکہ)

مارچ کا تشحیذ بہت پسند آیا "چوری کی سزا"۔ "وطن کی خاطر"۔ "دعا کا معجزہ" بہت پسند آئے۔ سائنسی مضامین میں اضافہ ضروری ہے۔ تشحیذ معمہ شروع کرنے کا شکریہ کارٹونوں کی کمی محسوس ہوئی ہے۔ "دماغ لڑاؤ" غائب مت کیجئے۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

سکول سے واپس آیا تو معلوم ہوا کہ میرا پیارا رسالہ تشحیذ الاذہان آچکا ہے تو اسی وقت رسالہ کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ جب رسالہ ملا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ جب سارا رسالہ پڑھ لیا تو دل نے اتنی راحت محسوس کی کہ لکھ نہیں سکتا۔

(اعجاز احمد منصور آباد۔ لائل پور)

ماہ مارچ کا شمارہ ملا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ کہانیاں اور نظمیں بڑی پسند آئیں۔ میں رسالہ دوسرے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیتا ہوں وہ بھی اسکی بڑی تعریف کرتے ہیں۔

(محمد بوٹا خادم۔ شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزاحیہ

موٹر کار

(دودا احمد بٹ۔ کراچی)

موٹر کار کس نے بنائی ؟ کیوں بنائی؟ اس سوال کا جواب ہر لڑکا نہیں دے سکتا کیونکہ سب سائنس نہیں پڑھتے۔ ہر مرد جواب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ سائنس نہیں سمجھتے۔ ہر بوڑھا نہیں سمجھ سکتا کیونکہ وہ پرانے زمانے کے ہیں۔

اور یہ باتیں ہماری سمجھ میں بھی نہیں آئیں۔ بہت سوچا۔ بہت پڑھا لیکن — لیکن تھک ہار کر ایک صاحب کے پاس گئے جاتے ہی سوال کیا

"صاحب گاڑی کس نے بنائی ؟"

صاحب نے اکڑ کر جواب دیا —

"انسان نے" — جواب معقول تھا۔ لیکن پھر آخر پوچھ ہی لیا "صاحب انسان تو سب ہی ہوتے ہیں۔" آپ نے جواب دیا "گورے نے"۔ "اماں انگریزوں کو تو تم جانتے ہی ہوگے۔ بس ان میں سے ہی تھا" ابھی ہم نام پوچھنے کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ صاحب بولے "مجھے معلوم ہے اب تم نام پوچھو گے لیکن — نام نہ پوچھنا" مَیں نے کہا کیوں ؟ — "ٹائم نہیں ہے۔"

اِس جواب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب کو نام معلوم نہیں — سوچا اب کیا کروں — جواب آیا کچھ کرو۔ اور ہم نے آخر کچھ کیا ہی۔ گئے والد صاحب کے پاس —

"ابّا جان موٹر کس طرح بنی، کیوں بنی، فائدے نقصان" — غرض تمام سوال اکٹھے ہی کر ڈالے — جواب میں ظاہر ہے تقریر ہو گی تو سُنئے :-

بیٹے! موٹر کار شروع میں چار سے زیادہ پہیوں کی گاڑی ہوتی تھی۔ اس کو گدھے بھی کھینچتے تھے، گھوڑے بھی، ساتھ ساتھ آدمی بھی کھینچتے تھے۔

"لیکن ابّا جان آجکل تو میں دیکھتا ہوں — لوگ گاڑی کو کھینچتے نہیں بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھکیلتے ہیں۔"

"اچھا جاؤ ابھی وقت نہیں ہے کل پوچھنا" خیر صاحب ہم نے خود ہی سوچا کہ آخر یہ موٹر کار کیا بلا ہے۔

ہم نے سوچا کہ جب لوگ کھینچتے ہوں گے تو تھک جاتے ہوں گے پھر انہوں نے سوچا کہ کوئی مشین بنانی چاہیئے غرض اس طرح موٹر اپنی شکل پر پہنچ گئی۔

اور اب زمانے میں موٹر کار آرام دے بھی — نقصان دے بھی — آواز دے بھی — کچل دے بھی — مار دے بھی — غرض اس میں ہر قسم کی سہولت ہے — اور یہ سہولتیں انسان نے خود منتخب کی ہیں۔ مار دے کچل دے تو ہر روز ہوتی ہے — کوئی نہ کوئی خبر تو اخبار میں آ ہی جاتی ہے کہ "مار دیا" "کچل دیا"۔

لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ "یہ ہم جیسے انسانوں کی ہی ایجاد ہے"

تشحیذ کے توسیع اشاعت میں

بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے

برناف

زخم پھوڑے پھنسی اور دوسری جلدی تکالیف اور کیڑوں کے کاٹے اور جلے ہوئے کیلئے برناف نامی ہوا

بے نظیر مرہم ہے

برناف درد کو دُور کرتا ہے اور متأثرہ حصّوں کو جراثیم سے محفوظ رکھتا ہے اور مواد کو جذب کر کے زخم کو بھرنے میں مدد دیتا ہے۔ چہرے کے رنگ کو نکھارتا ہے۔

تیار کردہ

اوپل کیمیکل انڈسٹریز گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

کراچی میں یومِ اطفال

مورخہ ۲۱ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش بروز اتوار مجلس اطفال الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے یومِ اطفال منایا جس میں اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے احمدیہ مسجد مبارک ڈرگ روڈ میں ایک سادہ سی تقریب سے ہوا جس کی صدارت مکرم شمس الدین صاحب التمش معتمد و ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ برادرم سید ارشاد حسین صاحب نے کی۔ بعد ازاں برادرم منور احمد صاحب بشیر نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اسکے بعد مکرم شمس الدین صاحب التمش نے یومِ اطفال کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد پروگرام کا افتتاح کیا۔ مقابلہ جات شروع ہونے سے قبل اجتماعی دعا کروائی گئی۔ ۱۰ بجے سے ایک بجے تک اطفال کے ورزشی اور علمی مقابلے ہوئے جن میں دوڑ، لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ اور فٹ بال کے مقابلے شامل ہیں۔ اسی طرح تلاوت۔ نظم۔ اذان اور تقاریر کے مقابلے بھی ہوئے۔

اطفال کے معیار صغیر اور معیار کبیر کے علیحدہ علیحدہ مقابلے کروائے گئے۔ ایک سے دو بجے تک اطفال نے اکٹھے مل کر کھانا کھایا اور نماز ظہر ادا کی۔ نماز ظہر کے بعد جملہ اطفال نے باقاعدہ تسبیح کی۔ کھانے کے بعد اطفال کا بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔

سوا دو بجے سے اڑھائی بجے تک اطفال نے اجتماعی طور پر وقارِ عمل کیا۔ جملہ اطفال کو چھ چھ اطفال کی لائنوں میں کھڑا کیا گیا اور انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ مسجد اور دفتر کے گرد چکر لگائیں اور جو بھی شے ملے اسے اٹھا لیں۔ چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقاعدہ نظام کے تحت اطفال نے یہ کام کیا جس سے علاقہ کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

اڑھائی بجے سے سوا تین بجے تک اطفال کا اجتماعی اجلاس ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ برادرم سلیم احمد صاحب نے کی۔ بعدازاں برادرم نعیم احمد عمران صاحب نے درثمین سے حضرت المصلح الموعودؓ کے بارہ میں اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جس کے بعد خاکسار نے "الفضل" سے پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم شمس الدین صاحب التمش نے اطفال سے خطاب فرمایا آپ نے یوم مصلح موعود کی اہمیت واضح کی نیز اطفال کا شکریہ ادا کیا کہ وہ آئے اور یوم اطفال کے پروگرام کو کامیاب بنایا۔ آخر میں محترم مبشر احمد صاحب باجوہ قائد مجلس نے اطفال کو نصائح کیں اور انہیں پروگرام کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

اس کے بعد اطفال میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اجتماعی دعا کے بعد تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ کل ۳۵ اطفال نے پروگراموں میں حصہ لیا۔ پروگراموں کو کامیاب بنانے میں مکرم عبدالباسط صاحب اور مکرم سلطان احمد صاحب نے مدد کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سید نعیم احمد۔ جنرل سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ڈرگ روڈ)

یوم مصلح موعود کے موقع پر پشاور کے اطفال کا پروگرام

مورخہ ۲۱۔ فروری ۱۹۷۱ء بروز اتوار ۲ بجے سے ۴ بجے شام بمقام مسجد سول کوارٹرز سے ملحقہ گراؤنڈ میں ۳۸ اطفال شریک ہوئے۔ باوجود اس کے کہ اتوار کو زیادہ اطفال سکول لگنے کی وجہ سے سکولوں میں تھے پھر بھی ۳۷ اطفال میں سے ۳۸ اطفال شامل ہوئے۔

تعلیمی پروگرام:۔

قرآن پاک کی تلاوت کے بعد مسجد میں ۲ بجے بعد دوپہر پروگرام کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے اطفال کے درمیان تلاوت قرآن پاک کا مقابلہ کروایا گیا۔ اس مقابلہ میں منصفین کے فرائض مکرم ظفر احمد صاحب، مکرم نثار احمد صاحب اور خاکسار سلیم احمد شاہ (ناظم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے سرانجام دیئے۔ اس مقابلہ میں ان اطفال نے حصّہ لیا:۔

۱۔ حبیب الرحمٰن ۲۔ اعجاز اسلم
۳۔ مجیب خان ۴۔ مبشر احمد
۵۔ طارق محمود

مقابلہ تلاوت قرآن پاک میں طارق محمود صاحب حلقہ چھاؤنی اوّل، حبیب الرحمٰن صاحب دوم اور مجیب خان صاحب سوم رہے۔

اِس مقابلہ کے بعد اطفال الاحمدیہ کو اگلے پروگرام کے بارہ میں ہدایات دی گئیں۔

پروگرام صحتِ جسمانی :۔

سب سے پہلے مختلف جسمانی مقابلوں کے لئے اطفال کی ٹیمیں بنائی گئیں پھر اُن ٹیموں کو گراؤنڈ میں لے جایا گیا۔ ٹیموں کے مقابلہ جات مکرم ظفر احمد صاحب کی نگرانی میں ہوئے۔ ان مقابلوں کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ مکرم عبدالقیوم صاحب شاد، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب اور خاکسار سلیم احمد شاہ (ناظم اطفال) نے بھی حصّہ لیا۔ ان مقابلوں میں منصفین کے فرائض مکرم ظفر احمد صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ مکرم منیر احمد صاحب بھٹی اور اقبال احمد صاحب نے بھی اس پروگرام میں وقت دیا۔

اِن مقابلہ جات میں اِن اطفال نے نمایاں پوزیشن حاصل کی :۔

قیوم سیٹھی	= اوّل	لمبی دوڑ
قیوم سیٹھی و عبدالمنعم	= اوّل	تین ٹانگ کی دوڑ
اعجاز اسلم	= اوّل	امرود ریس

پروگرام عمومی :۔

۴ بجے سے جماعت کے زیرِ اہتمام ہونے والے جلسۂ عام کے پروگرام میں اطفال بھی شریک ہوئے۔ تمام اطفال سارا وقت خاموشی کے ساتھ جلسہ میں شریک رہے۔

آخر میں اوّل آنے والے اطفال میں مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اور اس کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(سلیم احمد شاہ ناظم اطفال پشاور)

اطفال الاحمدیہ مشرقی پاکستان کا امتحان :۔

گزشتہ سال مجالس اطفال الاحمدیہ مشرقی پاکستان سے ستارۂ اطفال کا امتحان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیا گیا تھا۔ اس میں کُل سات مجالس نے شرکت کی۔ کُل ۸۳ اطفال میں سے ۷۰ کامیاب ہوئے۔ بارك الله لهم۔ تفصیلی نتیجہ درجِ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مقام	حصّہ لینے والے اطفال	کامیاب ہونیوالے
۱	۔ برہمن بڑیہ	۳۰	۲۷
۲	۔ چٹاگانگ	۱۸	۱۴
۳	۔ سندربن	۱۵	۱۱
۴	۔ کومیلا	۴	۴
۵	۔ نصرت آباد	۵	۵
۶	۔ اوتھانی	۵	۴
۷	۔ قانورہ	۴	۴

اس امتحان میں اوّل عزیزم عبدالباقی برہمن بڑیہ ۹۲/۱۰۰

دوم (۱) الیس۔ ایم مسعود الحق چٹاگانگ ۹۱/۱۰۰

" (۲) نعیم " ۹۱/۱۰۰

سوم۔ فلاح الدین نظامی " ۸۶/۱۰۰

رہے ۔

محمد امداد الرحمٰن صدیقی

ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

دفتر تشحیذ الاذہان سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

اللہ تعالیٰ نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے

وعدہ فرمایا کہ

میں تیرے ماننے والوں کو دُنیا کے اُستاد بناؤں گا

پیارے بچّو!

دُنیا کے اُستاد بننے کیلئے

عالی دماغ ہونا ضروری ہے

اور دماغ کو طاقت دینے کیلئے

مقوّی دماغ گولیاں

از حد مفید ہیں

اچھے طالبِ علم اور ذہنی کام کرنیوالے

ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں

آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں

تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطائف

بناسپتی والے اعلان کرتے ہیں کہ اس میں وٹامن اے اور ڈی شامل ہے۔ ایک مرتبہ جب ریڈیو سے یہ اشتہار نشر ہو رہا تھا تو ایک بڑی بی بولیں: "اب لے جھوٹ بولتا ہے نگوڑا۔ ہر بار ڈبہ کھولتی ہوں تو صرف گھی ہی نکلتا ہے نہ مؤا اے ہوتا ہے نہ نگوڑی ڈی۔ کیا میں اے اور ڈی کو پہچانتی نہیں۔

~~~~~~~~~~

ایک بیوقوف (دوسرے بیوقوف سے) یار یہ کیا ہے؟

دوسرا بیوقوف:۔ یہ بس اسٹاپ ہے۔

پہلا بیوقوف:۔ مگر بس تو یہاں رُکی نہیں۔

دوسرا بیوقوف:۔ جی وہ ہم سے ناراض تھی۔

(امۃ القیوم ۔ سوکن ونڈم)

ایک لڑکا ایک سکول چھوڑ کر دوسرے سکول میں داخل ہوا۔ استاد نے پوچھا کہ تم کونسی جماعت میں پڑھتے ہو؟

شاگرد نے جواب دیا:۔ جناب! پی ایچ ڈی۔

(جاوید احمد راشد)

جیب کترا (اپنے ساتھی سے) آج تمہارے ہاتھ میں تسبیح کیسے ہے؟ کیا خدا بہت یاد آ رہا ہے؟

دوسرا ساتھی:۔ نہیں یار غلطی سے آج ایک مولوی صاحب کی جیب کاٹ لی تھی۔

~~~~~~~~~~

ڈاکو:۔ (مسافر کے سینے پر پستول رکھ کر) جان دینا ہے یا روپیہ۔

مسافر:۔ جان لے لو بھیّا روپیہ تو میں نے بڑھاپے کے لئے رکھا ہے۔

(نوید اشرف)

ایک مسافر ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل میں:۔ "کیا گاڑی آ رہی ہے؟" ہوٹل والا سمجھتا ہے کہ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ کہتا ہے:۔ "کھانا پک رہا ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسافر غصّہ سے :- "کیا بکتا ہے ؟"
ہوٹل والا :- "گوشت پک رہا ہے۔"

ایک صاحب اپنے کُتّے کو زنجیر سے پکڑے بازار میں جا رہے تھے۔ ایک شخص نے انہیں اِس طرح ٹہلتے دیکھا تو کہنے لگا "کس گدھے کے ساتھ جا رہے ہو؟"
وہ صاحب کچھ شوخ تھے کہنے لگے :-
"بھئی اچھے خاصے کُتّے کو گدھا بنا دیا۔"
وہ شخص جلدی سے بولا :- "اجی صاحب مَیں تو اس کتّے سے کہہ رہا تھا۔"

(مبشر احمد بٹ۔ کراچی)

ماسٹر: (بچّوں سے) یاد رکھو مصیبت کبھی اکیلی نہیں آتی۔
ایک لڑکا :- درست فرمایا جناب نے آپ جب بھی آتے ہیں تو ڈنڈا ساتھ ہوتا ہے۔

استاد (شاگرد سے) تمباکو کہاں ہوتا ہے؟
شاگرد :- جناب! میرے دادا جان کے حُقّے میں۔

(ادریس احمد قمر)

استاد :- (طالب علم سے) تم نے اونٹ کو الف کی بجائے عین کے ساتھ کیوں لکھا ہے ؟
طالب علم :- جناب! مَیں نے یہ سوچ کر کہ اونٹ عرب میں ہوتا ہے اسلئے عین سے ہوگا۔

(عبدالرزاق خالد۔ ربوہ)

نمازِ عید کی نیّت

عید کی نماز شروع ہو چکی تھی۔ آخری صف میں ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک گنوار آیا اور اُس نے انہیں جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا "ابے نیّت تو بتا دے۔"
انہوں نے نیّت توڑ کر جلدی جلدی نیّت بتائی اور خود پھر نماز کے لئے نیّت باندھ لی۔ انہوں نے اتنی تیزی سے نیّت بتائی کہ دیہاتی کچھ نہ سمجھ سکا۔ اس نے چند سیکنڈ کچھ سوچا اور پھر خوب زور سے ان صاحب کے کندھے کو تھپ تھپاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے نیّت باندھ لی
"تُو نے کہی، مَیں نے سُنی، اللہ اکبر"

(جمشید اشرف)

Regd. No. L 5728 Monthly *Tashhiz-ul-Azhan* Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ماسٹر عطا محمد صاحب فاضل

استاذ جامعہ احمدیہ - ربوہ

آپ کے بچپن کا ایمان افروز واقعہ اس شمارہ میں درج ہے -

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

ربوہ

احمدی بچوں اور بچیوں کا واحد رسالہ ہے - ہر ماہ ہزاروں بچے بڑی بے تابی کے ساتھ اس کا انتظار کرتے ہیں - آپ خود بھی اس کے خریدار بنیئے اور اپنے دوستوں کو بھی کہیں کہ وہ بھی اس رسالہ کو اپنے نام جاری کروا ئیں -

سالانہ چندہ صرف / 5 روپے

مینجر تشحیذ الاذہان ربوہ

طبع نامینس نصرت پریس ربوہ میں چھپا